عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوت

انٹرنیشنل

ہفت روزہ

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ ــ شمارہ ۳۹

مدحِ رسول ﷺ سابقہ آسمانی کتابوں میں

کھرا کھرا

مفتی اعظم بمبئی مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب کی طرف سے مرزا طاہر کے خط کا جواب

سلام کے آداب

تذکرہ سچے خوابوں کا

مورشیش میں مرزا طاہر کا فرار

قادیانی جنرل

پاکستان کا چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بنتے بنتے رہ گیا!

خوشابہ میں مجاہدین ختم نبوت اٹھے تو!

ٹورنامنٹ سے قادیانی ایمپائر کھسک گیا، رسم مہندی سے دو قادیانی کنجنی دوڑ گئیں، بارات چھوڑ کے قادیانی دولہا بھاگ گیا ـــ

خوشی آرٹ

احتجاج

بدنام زمانہ

شیطان رشدی کی

شیطانی کتاب کیخلاف

بدنام زمانہ سلمان رشدی نے جسے شیطان رشدی کہنا صحیح ہے ۔ شیطانی کتاب لکھ کر نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا کے کروڑوں مسلمانوں کے دل زخمی کیے ہیں ۔ یوں تو یہودی اور عیسائی آئے دن ایسی حرکتیں کرتے رہتے ہیں جن سے مسلمانوں کی دل آزاری ہو ۔ اور ان میں بے چینی بڑھے لیکن شیطان رشدی نے یہ قبیح حرکت مسلمان کے روپ میں کی ہے لہٰذا یہ شخص اگر مسلمان تھا تو اب اس کتاب کی اشاعت کے بعد مرتد اور زندیق ہو چکا ہے ۔ جبکہ اسلام میں مرتد اور زندیق کی سزا قتل ہے ۔ عاشقان تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک خاموش نہیں بیٹھیں گے جب تک مرتد اور زندیق شیطان رشدی کو اس کی شان رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخی کی سخت ترین سزا نہیں دی جاتی ۔

ہم حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ شیطان رشدی کی شیطانی کتاب کی اشاعت رکوانے کے لیے بھرپور سفارتی کوشش کرے ۔

پاکستان میں سینکڑوں شیطان رشدی

ہم حکومت سے یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانی بھی شیطان رشدی کی طرح اسلام کا نام لیکر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخی اور دریدہ دہنی کا مظاہرہ کرتے ہیں ۔ قادیانیوں نے ایک بدکردار، دھوکہ باز، عیار و مکار، مرزا قادیانی کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل لا کھڑا کیا ہے جس نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سمیت تمام انبیاء کرام، صحابہ رضؓ، اہل بیت، ازواج مطہرات اور اولیاء کرام کی شان میں گستاخیاں کیں اور فحش گالیاں دی ہیں ۔ لہٰذا اس پاک سرزمین سے قادیانیوں کا قلع قمع کیا جائے ان کے لٹریچر پر پابندی لگائی جائے اور ان کے رسائل و جرائد کے ڈیکلریشن منسوخ کیے جائیں ۔

مرکزی دفتر ○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ
ملتان پاکستان، فون ۴۰۹۷۸

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی، فون : ۷۱۱۶۷۱

ہفت روزہ ختم نبوۃ انٹرنیشنل کراچی

جلد نمبر ۷ — ۲۴ تا ۳۰ رجب المرجب ۱۴۰۹ھ / ۳ تا ۹ مارچ ۱۹۸۹ء — شمارہ نمبر ۳۹

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ——— عبدالرؤف
گوجرانوالہ ——— حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ——— ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری ——— قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاولپور ——— محمد اسماعیل شجاع آبادی
سکھر ——— دین محمد فریدی
جھنگ ——— غلام حسین
ٹنڈو آدم ——— محمد راشد مدنی
پشاور ——— مولانا نورالحق نور
لاہور ——— مولانا کریم بخش
مانسہرہ ——— سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ——— مولوی فقیر محمد
لیہ ——— حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان ——— محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ——— فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ ——— محمد متین خالد
ملتان ——— عطاء الرحمان
سرگودھا ——— حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) ——— نذیر احمد بلوچ
گجرات ——— چوہدری محمد خلیل

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ ——— مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ——— پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ——— برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ——— بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ——— متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ——— جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ——— برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ——— کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ——— فرانس

بیرون ملک نمائندے

قطر ——— قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ——— راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ———
امریکہ ——— چوہدری محمد شریف نکودری • ڈنمارک ——— محمد ادریس • ٹورنٹو ——— حافظ سعید احمد
دوبئی ——— قاری محمد اسماعیل • ناروے ——— میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن ——— عامر رشید
ابوظہبی ——— قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ——— محمد زبیر افریقی • مونٹریال ——— آفتاب احمد
لائبیریا ——— ہدایت اللہ شاہ • ماریشس ——— محمد اخلاص احمد • برما ——— محمود یوسف
باربڈوس ——— اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ——— اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ ——— اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ——— عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ ——— محمد اقبال • بنگلہ دیش ——— محی الدین خان •

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون: ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ - /۱۵۰ روپے ——— ششماہی /۸۰ روپے

سہ ماہی - /۴۵ روپے ——— فی پرچہ - /۳ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

۴۵ ڈالر

چیک/ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان

القرآن

تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جو لے گئے اپنے بندے محمد کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک وہ جگہ جس کے اطراف مبارک ہیں تاکہ ہم دکھلائیں انہیں اپنی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں بے شک اللہ جلالہ سننے اور دیکھنے والے ہیں۔

حدیث

حضورؐ نے فرمایا اگر یہ تین چیزیں کسی شخص میں جمع ہو جائیں تو اسے ایمان کی لذت حاصل ہوتی ہے نمبر۱۔ اللہ اور اس کے رسول اس شخص کے لئے دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں نمبر۲۔ اور یہ کہ وہ کسی شخص سے صرف اللہ کے لئے محبت رکھتا ہو۔ نمبر۳۔ اور یہ کہ اس بات کو وہ ناپسند کرے کفر میں لوٹنے کو اس کے بعد کہ اللہ نے اس کو کفر سے نکال دیا ہو جیسا کہ وہ ناپسند کرتا ہے کہ اسے آگ میں پھینکا جائے [illegible]

زندگی کی ریل

بانی تبلیغی جماعت حضرت مولانا محمد الیاس قدس سرہ نے فرمایا وقت چلتی ہوئی ایک ریل ہے گھنٹے منٹ لمحے گویا اس کے ڈبے ہیں، ہماری مشاغل اس کی سواریاں ہیں اب ہمارے دنیاوی اور مادی ذلیل مشاغل نے ہماری زندگی کی ریل کے ان ڈبوں پر ایسا قبضہ کر لیا کہ وہ شریف اخروی مشاغل کو آنے نہیں دیتے ہمارا کام یہ ہے کہ عزیمت سے کام لے کر ذلیل و دنی مشاغل کی جگہ شریف اور اعلیٰ مشاغل کو قابض کر دیں جو خدا اور خاتم النبیینؐ کو راضی کرنے والے اور ہماری آخرت کو بنانے والے ہیں۔

عبداللطیف زاہد گھلور ترنڈہ
محمد پناہ

درود و سلام

خوشنودیٔ خدا کی طلب ہے اگر نیازؔ ۔ ہر وقت تیرے لب پہ درود سلام ہو
گر چاہتا ہے زندگی آرام سے کٹے ۔ ہر وقت تیرے لب پہ محمدؐ کا نام ہو

از: نیاز سواتی

اسلام آباد میں ۷ نوجوانوں کی ناموس رسالت کے لئے قربانی

اہل اسلام سرکار دو عالم تاجدار ختم نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں انتہائی جذباتی واقع ہوئے ہیں آج کل عیسائیوں کی گود میں پلنے والے ایک بدبخت شخص رشدی کے خلاف پاکستان میں شدید ہیجان برپا ہے کہ اس نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک کتاب لکھ کر اپنے خبث باطن کا اظہار کیا ہے اس کتاب پر اسلام آباد میں زبردست مظاہرہ ہوا جس میں اخباری اطلاعات کے مطابق پانچ اور دوسرے ذرائع کے مطابق سات افراد شہید ہو گئے جبکہ نوابزادہ نصراللہ خان، مولانا فضل الرحمن، مولانا عبدالستار نیازی اور پھر دوسرے ممتاز راہنما زخمی ہو گئے یہ ایک پرامن مظاہرہ تھا جس کا مقصد امریکی سفارتخانہ کو ایک یادداشت پیش کر کے یہ بتلانا تھا کہ جب برطانیہ، بھارت اور پاکستان میں اس کتاب پر پابندی ہے تو امریکہ میں بھی اسے شائع کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ ہمیں افسوس ہے کہ حکومت نے تحمل اور بردباری کا مظاہرہ نہیں کیا اور ایک پرامن مظاہرہ کو پرتشدد بنا کر، قیمتی جانوں کا نقصان کر دیا اس صورتحال کے بعد یہ معاملہ ٹھنڈا ہوتا نظر نہیں آتا۔ پاکستان کے مسلمان اپنے پیارے آقا کی عزت و ناموس کے لئے ایک جان کیا ہزاروں جانیں بھی قربان کرنے کے لئے تیار ہیں ان کا تو ایمان ہے۔ ؎

جو جان مانگو تو جان حاضر جو مال مانگو تو مال حاضر
مگر یہ ہم سے نہ ہو سکے گا نبی کا جاہ و جلال دیں گے

ہم اسلام آباد کے واقعہ کی پرزور مذمت کرتے ہوئے ناموس رسالت ﷺ پہ قربان ہونے والے نوجوانوں کو دل کی گہرائیوں سے سلام پیش کرتے ہیں ؎

اے جان دینے والو! محمد ﷺ کے نام پر
ارفع بہشت سے بھی تمہارا مقام ہے

نیز ہم حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس واقعہ کے ذمہ دار افسران کے خلاف سخت ترین کارروائی کی جائے۔

قادیانی جنرل پاکستان کا چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بنتے بنتے رہ گیا۔

جناب برگیڈیئر ریٹائرڈ عبدالرحمن صدیقی نے اپنے ایک مضمون میں مندرجہ ذیل انکشافات کئے ہیں۔

"۱۶ر دسمبر کو سقوط ڈھاکہ کا المیہ پیش آیا۔ ملک دولخت ہوا اور پورے ملک پر حسرت و یاس کے سیاہ بادل چھا گئے۔

بظاہر جنرل یحییٰ اپنی جگہ پر جمے بیٹھے تھے مگر حقیقت میں ان کے اقتدار کے ایوان کی دیواریں ہل چکی تھیں ان کے خلاف قوم کے ساتھ ساتھ فوج میں بھی شدید جذبہ پیدا ہو چکا تھا اب سب کی آنکھیں صرف ذوالفقار علی بھٹو پر لگی تھیں کہ وہ واپس وطن آئیں اور قوم کو سہارا دیں۔ خود پاک فوج اور فضائیہ کی اعلیٰ قیادت کا بھی یہی خیال تھا کہ ان حالات میں بھٹو صاحب کے علاوہ اقتدار اعلیٰ کسی اور فرد یا پارٹی کے حوالے کرنے کے متعلق سوچا تک نہیں جا سکتا تھا ان کی وطن واپسی کے لئے ایک خاص طیارے کا بندوبست کیا گیا اور ۲۰ر دسمبر کی علی الصباح وہ بخیریت راولپنڈی پہنچ گئے۔

اپنی آمد کے فوراً بعد بھٹو صاحب ایوان صدر پہنچے اور جنرل یحییٰ سے اقتدار کی فوری منتقلی کا مطالبہ کیا بھٹو صاحب کے علاوہ وہاں جو دوسرے افراد موجود تھے ان میں جنرل گل حسن، ایئر مارشل رحیم، جنرل عبدالحمید خان (آرمی کے چیف آف اسٹاف اور جنرل یحییٰ کے دست راست) اور مسٹر مصطفےٰ کھر وغیرہ شامل ہیں۔

متعدد ثقہ شہادتوں کے مطابق جب بھٹو صاحب نے جنرل یحییٰ سے استعفیٰ طلب کیا تو موصوف نے پہلے تو سخت برہمی کا اظہار کیا مگر بعد میں جب انہیں یقین ہوگیا کہ تمام ہر چلی ہے تو انہوں نے بڑی نرمی اور مصالحت کا انداز اختیار کر کے بھٹو صاحب کو اس شرط پر وزارت عظمیٰ کی پیشکش کی کہ انہیں آئینی صدر کی حیثیت سے رہنے دیا جائے جبکہ کل اختیارات وزیر اعظم کے پاس رہیں جب بھٹو صاحب نے ان کی اس پیشکش کو بھی سختی سے رد کر دیا تو جنرل موصوف نے بحیثیت سی ان سی واپس جی ایچ کیو جانے کو کہا اور جب بھٹو صاحب ان کے استعفیٰ پر مصر رہے تو جنرل یحییٰ نے ریٹائرمنٹ کی صورت میں اپنی جگہ جنرل حمید کو سی ان سی بنانے کا مشورہ دیا اس پر بھٹو نے سخت برہمی کا اظہار کر کے جواب دیا کہ آپ کی جگہ کون لیتا ہے کون نہیں لیتا اس سے قطعی آپ کا کوئی واسطہ نہیں بس آپ گھر تشریف لے جائیں۔

میرے راوی کے مطابق اس کے بعد دونوں میں کچھ تلخ کلامی ہوئی مگر جنرل حمید کی بروقت مداخلت سے بات وہیں ختم ہوگئی ان کا مشورہ یہ تھا کہ پہلے یہ معلوم کریں کہ خود فوج اور اس کے افسر کیا چاہتے ہیں اور اس کا اندازہ وہ خود ان سے مل کر کریں گے چنانچہ راولپنڈی اسٹیشن میں حاضر تمام افسروں کی میٹنگ کا بندوبست کیا گیا پروگرام کے مطابق یہ میٹنگ ہوئی جنرل حمید نے افسروں کو خطاب کیا اور اس کے بعد جو اس میٹنگ کا حشر ہوا وہ ایک علیحدہ داستان ہے اور سردست اس کی تفصیل کی نہ گنجائش ہے اور نہ ہی موقع۔

بہرحال اس روز (۲۰ دسمبر ۷۱ء) دوپہر کی خبروں میں ریڈیو پاکستان نے بھٹو صاحب کے بحیثیت چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور صدر مملکت کے تقرر کا اعلان کر دیا اور اس طرح ان کے اقتدار کا وہ سلسلہ جو دو فوجیوں یعنی جنرل اسکندر مرزا اور جنرل ایوب کے توسط سے تیرہ سال پہلے شروع ہوا تھا اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ گیا۔"

(جنگ کراچی صد ۵ فروری ۱۹۸۹ء)

سب جانتے ہیں کہ ... جنرل عبدالحمید قادیانی تھا جسے جنرل یحییٰ خان فوج کا کمانڈر انچیف بنانا چاہتے تھے۔ ہمیں اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ یحییٰ خان کے ارد گرد قادیانیوں نے گھیرا ڈالا ہوا تھا سول میں اس پر مسٹر ایم ایم احمد مسلط تھا یحییٰ خان کو اس پر اتنا اعتماد تھا کہ جب وہ شاہ ایران کی دعوت پر ایک روزہ دورے کے لئے ایران گئے تو مسٹر ایم ایم احمد کو قائم مقام صدر بنا گئے۔ جب وہ کرسی صدارت سنبھالنے کے لئے بذریعہ لفٹ جا رہے تھے تو اسلم قریشی نے غیرت ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے زخمی کر دیا اور وہ بجائے منصب صدارت سنبھالنے کے ... ہسپتال پہنچ گئے اور اس طرح قادیانیوں کا حصول اقتدار کا خواب پورا نہ ہو سکا۔

اسی ایم ایم احمد نے سقوط مشرقی پاکستان میں اہم کردار ادا کیا اور جب پاکستان اس عظیم سانحہ سے دوچار ہو گیا تو قادیانیوں نے باقیماندہ پاکستان پر اقتدار حاصل کرنے کا منصوبہ بنایا اور اس کے لئے بھی یحییٰ خان کو استعمال کرنا شروع کر دیا چنانچہ سقوط مشرقی پاکستان کے بعد بھٹو مرحوم کا ملک میں آنا اور یحییٰ خان کا ان سے اصرار کرنا کہ جنرل حمید کو سی این سی بنا دو اس بات کا واضح ثبوت ہے اس وقت فوج میں کمانڈر جنرل قادیانی تھے جو یحییٰ خان پر مسلط تھے اگر جنرل حمید کمانڈر انچیف بن جاتے تو ظاہر ہے کہ وہی چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بھی بن جاتے اور پھر ملک میں وہ خون خرابہ ہوتا کہ الامان والحفیظ۔

ہمارا شروع دن سے ہی یہ موقف ہے کہ قادیانی کوئی مذہبی فرقہ یا جماعت ہرگز نہیں بلکہ یہ ایک سیاسی ٹولہ ہے جس کے عزائم یہودیوں کی طرح انتہائی خطرناک ہیں اس لئے حکمران طبقہ کو چاہیئے کہ وہ اس ٹولہ کی چکنی چپڑی باتوں میں نہ آئے اور فوراً ان کو کلیدی عہدوں خاص طور پر فوج جیسے اہم محکمہ سے نکالا جائے موجودہ حالات میں جبکہ پورے ملک میں عصبیت اور نفرت کی آگ سلگ رہی ہے۔ اس ٹولہ کی کلیدی عہدوں سے علیحدگی انتہائی ضروری ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں کوئی اگر کسی مجلس میں آئے تو سلام کرے اور جب مجلس سے جانے لگے تو بھی سلام کرے۔ کیونکہ پہلا سلام آخری سلام سے زیادہ استحقاق نہیں رکھتا کہ اول آخر کے لیے کافی ہو۔

ضروری تصحیح

گزشتہ شمارہ میں ربوہ کی کہانی مرزا طاہر کی زبانی مضمون میں صفحہ ۱۶ پر ایک سرخی "وفد کا ہر مقام پر زبردست خیر مقدم کیا گیا" جبکہ دوسری سرخی "وفد کے راہنماؤں نے عربی، اردو اور انگریزی میں تقریریں کیں" دوسرے مضمون کی لگ گئیں قارئین ان سرخیوں کو قلم زد کر دیں۔

(ادارہ)

ختم نبوت زندہ باد

مطب صدیقی — ھوالشافی

تشخیص فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں

حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

افادات شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا قدس سرہ

اکابر کا علمی انہماک

مرتبہ: عبدالغفور متعلم دارالعلوم، بری بریڈ فورڈ، انگلینڈ۔

ماحول کا اثر

اپنے والد صاحب نور اللہ مرقدہ کا یہ ارشاد تو میں بیسوں جگہ لکھوا بھی چکا ہوں اور ہزاروں جگہ سنا بھی چکا ہوں۔ یوں فرمایا کرتے تھے کہ طالب علم چاہے کتنا ہی غبی ہو کند ذہن ہو اگر اس کو دوستیوں اور یار باشی کا شوق نہیں ہوا تو کسی وقت کام کا ہو کر رہے گا۔ اور ماحول کے اثرات پر تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں بھی کثرت سے مختلف عنوانات سے متنبہ فرمایا ہے۔

اعتدال میں لکھا ہے اہل اللہ سے جتنی محبت پیدا کر سکو دریغ نہ کرنا۔ اور بے دین لوگوں سے جتنا بھی ممکن ہو احتراز کرنا۔ اور یکسو رہنا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

صالح اور بہتر ہم نشین کی مثال اس شخص کی سی ہے جو مشک والا ہو کہ اگر اس سے مشک نہ بھی ملے تب بھی اس کو خوشبو تو پہنچے ہی گی۔ اور برے ہم نشین کی مثال اس شخص کی سی ہے جو بھٹی کا دھونکنے والا ہو کہ اگر چنگاری وغیرہ گر گئی تو بدن جلا دے گی۔ اور اگر چنگاری نہ بھی اڑے تو اس کا دھواں اور لو تو پہنچے ہی گی۔

بخاری مسلم وغیرہ میں یہ حدیث مختلف الفاظ سے نقل کی گئی ہے۔ حضرت لقمان حکیم کی نصیحت ہے کہ بیٹا! صلحاء کے مجلس میں بیٹھا کر اس سے تو بھلائی کو پہنچے گا۔ اور ان پر رحمت نازل ہوگی تو تو اس میں شریک ہوگا۔ اور بُروں کی صحبت میں کبھی نہ بیٹھا کر اس سے بھلائی کی توقع نہیں اور کسی وقت ان پر کوئی آفت نازل ہوئی تو تو بھی شریک ہو جائے گا۔ اس لیے بُری صحبت کے اثرات سے بہت احتراز کرنا چاہیے۔ اللہ والوں کی صحبت اور ان کے پاس بیٹھنے کو اکسیر سمجھنا چاہیے۔ ان کی صحبت نیک اعمال کی ترقی کا سبب ہوتی ہے۔ (اعتدال صہ۱۹)

صحبت صالح ترا صالح کند

صحبت طالح ترا طالح کند

تقریباً بیس پچیس سال سے ماہ مبارک میں یہاں ذاکرین کا مجمع ہو جاتا ہے جو ہر سال بڑھتا ہی رہتا ہے ان میں غیر ذاکر مہمان بھی آتے ہیں۔ ماہ مبارک کے بعد کئی ماہ تک بہت ہی رنج و قلق کے خطوط آتے رہتے ہیں کہ عبادت میں اوراد میں اور ذکر میں تلاوت میں جو لذت وہاں آتی تھی اب نہیں رہی۔ میں اس کا جواب یہی لکھواتا ہوں کہ یہ ماحول کا اثر ہوتا ہے۔ اس وقت میں یہاں اللہ کے نام لینے والے بہت جمع ہو جاتے ہیں ان کے ماحول کا اثر ہوتا ہے تم بھی اپنے یہاں چند دینی احباب کو جمع کر کے دین کا ماحول بنا لو تو یہ اثرات ان شاء اللہ بھرپور پیدا ہو جائیں گے۔

حضرت دہلوی (حضرت مولانا الیاس) نور اللہ مرقدہ کے ملفوظات میں بہت کثرت سے اس پر زور دیا گیا ہے کہ ماحول کو بدلو اس لیے وہ حضرات گھروں سے نکلنے پر زور دیتے ہیں کہ گھریلو ماحول میں دینی اثرات نہیں ہوتے۔ اور جب دینی ماحول کے ساتھ چوبیس گھنٹے رہنا، کھانا، پینا ہوگا تو ماحول کے اثرات ضرور پڑیں گے۔ مجھ سے سینکڑوں دیہاتی لوگوں نے جو بیعت کا تعلق رکھتے ہیں یہ کہا کہ تہجد کی بہت ہی کوشش کی مگر کبھی توفیق نہیں ہوئی۔ تبلیغی جماعت کے ساتھ ایک چلہ گزارا تھا اللہ کے فضل سے ایسی عادت پڑ گئی کہ اب خود بخود آنکھ کھل جاتی ہے۔

حسن العزیز میں لکھا ہے کہ حضرت کی مجلس میں یہ ذکر تھا کہ انٹر کلاس اور جو درجے اس کے اوپر ہیں ریل میں ان میں متکبرین بیٹھتے ہیں اور اس کا اثر قلب پر پڑتا ہے۔ ارشاد فرمایا جب کبھی تیسرے درجے میں بڑا آدمی بیٹھ جاتا ہے تو اس کا مزاج بھی نرم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ چارپائی پر بیٹھنے سے بہ نسبت کرسی کے مسکنت آ جاتی ہے۔

(حسن العزیز صہ۱۲۹)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تو یہ ہے کہ جانوروں تک کا اثر ہوتا ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں بخاری مسلم کی ہدایت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد نقل کیا ہے کہ اونٹ والوں میں فخر اور تکبر ہوتا ہے۔ ایک اور روایات میں ہے کہ:

مزاج کی سختی اور ظلم کسانوں میں ہوتا ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ فخر اور تکبر اونٹ اور گھوڑے والوں میں ہوتا ہے۔ اور بکری پالنے والوں میں مسکینت

ہوتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

بہت سی روایات اس مضمون کی ہیں کہ ان جانوروں تک میں اثرات ہوتے ہیں۔ اسی واسطے علماء میں مشہور ہے کہ ہر نبی سے پہلے بکریاں چروائی جاتی ہیں تاکہ ان میں مسکنت اور ہٹ دھرمی پر صبر کی عادت پڑ جائے۔ بکری ضعیف جانور ہے جب چلتے چلتے وہ اگلے پاؤں جما کر کھڑی ہو جائے تو وہ کھینچنے سے کھنچے گی نہیں اور ڈنڈا مارنے پر اس کا پیر ٹوٹ جائے گا۔ اس لیے بکریاں چروانے والے کو بہت زیادہ متحمل مزاج اور ضد اور ہٹ دھرمی کی بجائے نرمی کا مشتاق ہونا پڑتا ہے اسی لیے ہر نبی کو پہلے بکریاں چرانی پڑتی ہیں۔

حضرت پیران پیر نور اللہ مرقدہ کے واعظ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو باتیں کی تھیں ان میں یہ بھی تھا کہ میں نے تم کو اپنے پیغامات اور اپنا مقرب بنانے کے ذریعے سے لوگوں پر بزرگی عنایت فرمائی ہے۔ ایک دن وہ تھا کہ تم بکریاں چرا رہے تھے۔ پس ان میں سے ایک بکری بھاگ نکلی۔ اور تم اس کے پیچھے دوڑ پڑے یہاں تک کہ تم نے اس کو پکڑ لیا۔ حالانکہ تم بھی تھک گئے اور بکری بھی تھک گئی تھی۔ پس تم نے اس کو اپنی گود میں لے لیا۔ اور کہا۔ کہ پیاری تو نے اپنے آپ کو بھی تھکایا اور مجھے بھی۔ اس حلم اور شفقت کا صلہ ملا کہ سرکش بندوں کو خداوندی آستانہ پر لانے کے لیے شاہی سفیر قرار پائے۔

(مواعظ پیران پیر صہ ۵۶۴)

لیکن عام طور پر بکری میں مسکنت ہوتی ہے اسی واسطے کان پکڑی بھیڑ مشہور ہے۔ کہ کان پکڑ کر جدھر کو جی چاہے لے جاؤ۔ اس کو لیجانے کے واسطے کی زیادہ ضرورت نہیں پڑتی۔

سبعہ معلقہ کا دوسرا معلقہ جو طرفہ بن العبد کا ہے اس کے دو شعر ہیں:

عن المرء لا تسل والصبر قرینہ
فان القرین بالمقارف یقتدی

کہتے ہیں جب آدمی کا حال معلوم کرنا ہو تو اس کے ہم نشینوں کو دیکھ لیے ہیں یعنی اگر اس کے ہم نشین یار دوست اچھے ہیں تو وہ اچھا ہے اور اگر بُرے ہیں تو وہ بُرا ہے۔ اس لیے کہ آدمی اپنے ہم نشینوں کا مقتدی ہوا کرتا ہے۔

دوسرا شعر ہے:

اذا کنت فی قوم فصاحب خیارھم
ولا تصحب الاردی فتردی مع الردی

جب تو کسی قوم میں پہنچے تو ان کے اچھوں کے ساتھ ہم نشینی اختیار کرنا۔ بُروں کے ساتھ نہ رہنا کہ تو بھی ان کے ساتھ بُرا ہو جائے گا۔

تذکرۃ الرشید میں لکھا ہے کہ حضرت حاجی صاحب گنگوہ تشریف لائے میری لڑکی کی عمر کوئی تین سال کی تھی حضرت نے ان کے ہاتھ میں پانچ روپے شیرینی کے لیے دیئے۔ میری لڑکی نے وہ روپے لیکر حضرت کے قدموں میں رکھ دیئے پھر دیئے۔ اس نے پھر ایسا ہی کیا۔ ہر چند حضرت نے پھسلایا کہ تو تو میری بیٹی ہے لے لے۔ مگر اس نے مانا ہی نہیں۔ حضرت نے فرمایا آخر تو فقیر کی بیٹی فقیرنی ہی ہے۔ اس کے بعد یہ دعا فرمائی۔

این دختر صاحب نصیب است و صحیح
عسرت در دنیا نہ بیند والا نا یدو صالح خواہد شد

حضرت نے فرمایا کہ الحمد للہ میری لڑکی کو دنیا کی محبت بالکل نہیں ہے۔

(تذکرۃ الرشید صہ ۲۷۵ ج۲)

یہ بھی ماحول کا اثر تھا۔ اس ناکارہ کو یاد نہیں کہ اپنے والد صاحب نور اللہ مرقدہ کی زندگی میں گھر کی بڑی بوڑھیوں کے علاوہ کسی شخص کا بھی کوئی عطیہ یا ہدیہ میں نے اپنے ہاتھ میں قبول کیا ہو لوگوں کے زیادہ اصرار پر یہ کہہ دیا تھا کہ آپ والد صاحب کی خدمت میں پیش کر دیجئے وہ جائیں گے تو مجھ کو دے دیں گے۔ ورنہ نہیں۔ لیکن اب اپنی اولاد

باقی صفحہ (۲۷) پر

بواسیر خونی وبادی کیلئے سو فیصد کامیاب دواء

بغیر آپریشن کے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

مستورات اور بیرونی مریضوں کو ہسپتال میں آنے کی ضرورت نہیں ڈاک کے ذریعے دوا منگوا سکتے ہیں۔

احمدانی ہسپتال نیو ٹاؤن میرپور خاص سندھ فون : ۳۴۷۰

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور منکرین معراج

قاری عتیق الرحمٰن ہاشمی دھمتوڑ، ایبٹ آباد

معراج جسمانی اور قرآن کریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا انہ ھو السمیع البصیر ۝

لفظ سبحان عجائبات کے ظہور کے وقت بولا جاتا ہے۔ معراج منامی یا روحانی کوئی امر عجیب نہیں جس پر سبحان کا لفظ بولا جائے اسراء کا لفظ بیداری میں جسم عنصری کی سیر پر بولا جاتا ہے اس پر قرآن مجید کی دوسری آیات شواہد ہیں۔

فاسر باھلک بقطع من اللیل۔

لوط علیہ السلام کو حکم دیا جاتا ہے کہ اپنے گھر والوں کو رات لے چل۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا جاتا ہے۔

فاسر بعبادی لیلاً انکم متبعون

میرے بندوں کو رات لے چل یہ کوئی خواب نہیں تھا اور لفظ عبد بھی روح مع الجسد پر بولا جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا، وذکر عبدنا ایوب انزل علیٰ عبدہ الکتاب، تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہ ان عبادی لیس لک علیھم سلطان

وما جعلنا الرویا التی ارینٰک الا فتنۃ للناس:

جو کچھ ہم نے آپ کو دکھایا، لوگوں کے فتنے اور امتحان کے لیے ظاہر ہے کہ روئیت بصری جو بیداری میں ہو رہی ہے، گمراہی اور فتنہ کا باعث بن سکتی ہے۔

روایت روحانی اور منامی سے کیا فتنہ پیدا ہو سکتا ہے؟ معراج جسمانی نے ہی فتنہ قائم کیا۔ مخالفین نے انکار کیا اور کچے عقیدہ والے مرتد ہو گئے

فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ یہاں بھی آسمانوں پر پہنچ جانے کے بعد بھی عبد کا لفظ ہے جو جسم عنصری پر دال ہے۔ ما زاغ البصر وما طغیٰ۔ بصر کا لفظ استعمال فرمایا جو جسمانی روئیت پر دلالت کرتا ہے

ثم دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ کے الفاظ بھی دونوں جسمانی پر دال ہیں کیونکہ اس قرب کو قوسین کے قرب کے ساتھ تشبیہ دی گئی اور قوسین جسم ہیں تو جسمانی ہی کے ساتھ تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ اس لیے یہ قرب آپ کا مع الجسم تھا فقط روحانی نہیں تھا۔

حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر میں بحالت استراحت یکایک چھت کا پھٹ کر فرشتہ کا آنا اور آپ کو اٹھا کر مسجد حرام میں لے جانا اور آپ کے سینہ مبارک کو چاک کر کے قلب مقدس کو زمزم شریف کے پانی کے ساتھ دھونا اور حکمت ایمان و عرفان سے بھر دینا، براق پر سوار کر کے آپ کا لے جانا جب کہ براق پر سواری کو جسم ہی کی ضرورت ہے۔ صبح اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا واقعہ معراج ذکر کیا۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ اس واقعہ کا ذکر کسی سے ذکر نا ورنہ لوگ تکذیب کریں گے اندیشہ تکذیب فقط معراج جسمانی کی صورت میں ہو سکتا ہے خواب اور منام پر آنا فتنہ اور سورش کیسے برپا ہو سکتی ہے چنانچہ اہل مکہ میں اس تکذیب کا کہرام مچ گیا کئی اپنے اور کئی کچے قسم کے عقیدت مند بد عقیدہ ہو گئے اور کہا یہ ناممکن ہے کہ ایک انسان ایک رات میں اتنا لمبا چوڑا سفر جسم سے طے کر سکے۔ اس واقعہ معراج کے بارے میں محدث جلیل علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں۔

لحدیث الاسراء اجمع علیہ المسلمون واعرض عنہ الزنادقہ اور روایات کو متواتر لکھا ہے اور پچیس ۲۵ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے نام گنوائے ہیں جن سے یہ روایات منقول ہیں۔

معراج جسمانی اور غیر مسلم کی عینی شہادت

مشہور روایت جو بخاری میں با تفصیل موجود ہے قیصر روم کے دربار میں حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام لیکر پہنچنا اور قیصر کا اپنے دربار میں عرب کے لوگوں کا بلوانا جو بغرض تجارت وہاں موجود تھے۔

چنانچہ حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ جو اس وقت اول صف کے مخالفوں میں سے تھے بلائے گئے انہوں نے بھرے دربار میں قیصر روم کے مختلف سوالات کے (جو نہایت ہی فراست پر مبنی تھے) جواب دیا دل میں جھوٹ بولنے کا خیال آیا بھی مگر بعد کی رسوائی کے خوف سے جرأت نہ کر سکے۔ چنانچہ ابو سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے معاً خیال

پیدا ہوا کہ اس واقعہ معراج کو پیش کرکے بادشاہ کو بدظن کروں گا۔ چنانچہ میں نے کہا کہ حامل نبوت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ مجھے ایک رات میں مکہ مکرمہ سے بیت المقدس اور بیت المقدس سے سات آسمانوں تک ایک رات میں جسمانی سیر کرا کے واپس لایا گیا۔ ایلیا کا سب سے بڑا عالم جو بادشاہ ہرقل کے سرہانے کھڑا تھا اس نے کہا میں اس رات سے واقف ہوں۔

چنانچہ حضرت ابوسفیانؓ خاموش کرا دیئے گئے بادشاہ اپنے پوپ کی طرف متوجہ ہو گیا۔ پوچھا تجھے کیسے معلوم ہے۔ اس نے کہا۔ میرا معمول تھا کہ ہر رات مسجد بیت المقدس کے تمام دروازے بند کرکے سوتا تھا۔ ایک رات تمام دروازے بند کیئے مگر ایک دروازہ اپنی جگہ جام اور بند نہیں ہو رہا تھا۔ بہت کوشش کی گئی مگر پہاڑ جیسا وزنی معلوم ہوتا مجبوراً کھلا ہی چھوڑ دیا۔ صبح ہوتے ہی میں اس دروازے پر پہنچا اس دروازے کے پاس پتھر کی چٹان میں ایک روزن اور سوراخ بنا ہوا ہے یہ وہ روزن تھا جس سے انبیاء علیہم السلام جو بیت المقدس تشریف لاتے ان کی سواریاں اسی روزن کے ساتھ باندھی جاتیں۔

گلہائے رنگ رنگ

محمد احسان رانا پارس کروڑ لعل عیسن

- ○ بے کار ہے وہ دل جس میں درد نہ ہو۔
- ○ بے کار ہے وہ دولت جس میں سخاوت نہ ہو۔
- ○ بے کار ہے وہ اولاد جو فرمانبردار نہ ہو۔
- ○ بے کار ہے وہ دوست جس میں وفا نہ ہو۔
- ○ بے کار ہے وہ پردہ جس میں حیاء نہ ہو۔
- ○ بے کار ہے وہ رات جس میں عبادت نہ ہو۔
- ○ بے کار ہے وہ نماز جس میں عجز نہ ہو۔

مورشش کے مسلمانوں کی جرأت مندی

اور مرزا طاہر کا مایوس کن فرار۔

مورشش سے جناب اخلاص احمد کا ایک تفصیلی مکتوب

پچھلے دنوں مورشس میں مرزا طاہر کی آمد سے کچھ دن قبل قادیانی جماعت نے "چیلنج مباہلہ" نامی ایک پمفلٹ تقسیم کیا۔ "سنی مسجد روز ہل" کی طرف سے ہم نے اس کا جواب شائع کر دیا۔ جس میں مرزا طاہر کے چیلنج کو منظور کرتے ہوئے مباہلہ کے لئے وقت اور جگہ کا تعین کیا گیا تھا۔ یہ جوابی پمفلٹ مسلمانوں کے ایک وفد نے قادیانی جماعت کے صدر کے ذریعے مرزا طاہر تک بھی پہنچا دیا۔ چنانچہ مباہلہ کے لئے متعینہ جگہ وقت مقررہ سے پہلے ہی بھر گئی۔ دور دور سے لوگ اور مسلمان بڑے جوش و خروش سے جمع ہوئے۔ دس بجکر دس منٹ پر قادیانیوں کا ایک وفد نمودار ہوا۔ جس نے یہ اطلاع دی کہ دس بجے ایک دوسری جگہ پروگرام ہونے کے باعث مرزا طاہر صاحب ساڑھے گیارہ بجے تشریف لائیں گے۔ مزید انتظار کیا گیا۔ لیکن ساڑھے گیارہ بج چکے تو قادیانیوں کا ایک دوسرا وفد قادیانی جماعت کے صدر کا خط لے کر آ گیا۔ خط میں یہ تحریر تھا۔ کہ مرزا طاہر کا یہاں آنا ضروری نہیں البتہ جو مسلمان مباہلہ کرنا چاہیں۔ وہ اپنا نام، پتہ اور شناختی کارڈ دیں اور ہمارا ایک فارم بھی پُر کریں۔ ہم نے قادیانی وفد کو یہ جواب لکھ کر دے دیا کہ مرزا طاہر نے بذات خود چیلنج دیا۔ جسے ہم نے منظور کیا۔ لہٰذا اب مرزا طاہر کو بغیر شرائط کے سامنے آنا چاہیے۔ اس کے بعد لوگوں نے نماز ظہر ادا کی اور مرزا طاہر کو لعن طعن کرتے ہوئے چلے گئے۔ اگلے روز دو قادیانی آئے اور مجھے کہا کہ حضور (مرزا طاہر) اس وقت موجود ہیں۔ اگر آپ سوالات کرنا چاہیں تو آ جائیں۔ میں نے کہا اس وقت تو مجھے ایک سیمنار میں تقریر کے لئے جانا تھا۔ لیکن بہرحال اب میں مرزا طاہر سے کچھ سوالات کرنا زیادہ اہم سمجھتا ہوں۔ لیکن اس بارہ میں بھی اگر آپ کی کوئی شرائط ہیں تو مجھے پہلے بتا دیں ایسا نہ ہو کہ میں اپنا پروگرام کینسل کرکے وہاں پہنچوں تو آپ شرائط نامہ میرے سامنے رکھ دیں۔ جیسا آپ لوگوں نے مباہلہ کا کیا۔ قادیانیوں نے کہا کہ سوالات کے لئے کوئی شرائط نہیں۔ میں نے کہا اگر ایسا ہے تو میں چلنے کیلئے تیار ہوں۔ مگر میری دو شرائط ہیں پہلی یہ کہ میں مرزا طاہر کی تقریر نہیں سنوں گا۔ اور مجھے انتظار کے بغیر سوالات کا موقع دیا جائے گا۔ دوسری شرط یہ کہ میں مجرموں کی طرح نیچے کھڑا نہیں ہوں گا بلکہ اوپر مرزا طاہر کے ساتھ بیٹھوں گا۔ قادیانیوں نے میری شرائط منظور نہ کیں۔ چنانچہ میں نے دوسرے نوجوانوں کو سوالات کرنے کے لئے بھیج دیا لیکن ان کو اندر بھی داخل نہیں ہونے دیا گیا۔ بمشکل انہیں تیسرے روز مرزا طاہر کو سوالات سننے کا موقع ملا۔ ایک موقع پہ مرزا طاہر نے کہا کہ میں اس کلمہ کو نہیں مانتا کلمہ تو صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ تو حضرت عمرؓ کا اضافہ ہے۔ ایک روز حضرت

باقی صفحہ (۲۱) پر

کچھ تذکرہ سچے خوابوں کا

از: سید امین گیلانی شیخوپورہ۔

سید علی عباس شاہ صاحب شیخوپورہ آج کل ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ہیں شیعہ خاندان سے تعلق ہے یہ ابھی زیر تعلیم تھے کہ مجھ سے وابستگی ہو گئی۔ طبائع کی یکسانیت نے ہمارے تعلقات بہت مضبوط کر دیئے میری دلی خواہش تھی کہ اہل بیت عظام کی محبت کے ساتھ ساتھ ان کے دل میں صحابہ کرامؓ کا احترام بھی پیدا ہو جائے کم از کم صحابہ کرامؓ کیخلاف ان کے دل میں کوئی جذبہ نہ رہے اسی لئے میں وقتاً فوقتاً انہیں اپنے اکابر علماء کی صحبت میں لے جاتا تاکہ اہل سنت کے مسلک سے زیادہ سے زیادہ آگاہ ہو سکیں! میری کوشش کے سبب واقعی اتنا ہو گیا کہ صحابہ کرامؓ کی طرف سے بہت حد تک اُن کا دل صاف ہو گیا اور بعض اشکال جو خاندانی شیعہ ہونے کے باعث دل و دماغ میں جڑ پکڑ چکے تھے وہ مجھ سے بے تکلف پوچھ لیتے اور میں ان کو حل کر دیتا یہی صورت حال چل رہی تھی کہ ایک روز میرے پاس آئے میں نے دیکھا کہ اُن کے چہرہ پر نسبتاً کچھ پاکیزگی کی لہر ہے میں یہ سوچ رہا تھا کہ وہ آبدیدہ ہو کر کہنے لگے گیلانی صاحب رات میں نے ایک خواب دیکھا ہے وہ سنانے آیا ہوں۔

خواب:۔ میں ایک وسیع میدان کی طرف جا رہا ہوں جہاں ایک ہجوم حلقے کی صورت میں کھڑا ہے جب میں بھی اس حلقہ میں پہنچ گیا تو دیکھتا ہوں کہ ہموار زمین سے کچھ اونچا ایک بڑا ٹیلہ ہے جس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایستادہ ہیں دائیں بائیں بھی کچھ حضرات کھڑے ہیں اور تمام لوگ رسول پاکؐ کی طرف شوق سے دیکھ رہے ہیں میں بھی رسالت مآبؐ کی زیارت کرنے لگا پھر خیال آیا جو لوگ رسول پاکؐ کے دائیں بائیں کھڑے ہیں یہ کتنے خوش قسمت ہیں جب اُن حضرات کی طرف نگاہ کی تو دائیں طرف کے حضرات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چوتھے یا پانچویں نمبر پر آپ کھڑے ہیں بمسرت سے آپ کا چہرہ کھل رہا ہے پھر میری اور آپ کی آنکھیں چار ہوئیں تو آپ نے مسکرا کر میری طرف دیکھا اور میں دل میں اس بات پر خوش ہوا اور فخر کرنے لگا کہ جن سے مجھے قرب ہے اُن کا رسول پاکؐ سے اس قدر قرب و تعلق ہے یہ بھی میری خوش قسمتی ہے۔

یہ خواب سن کر میں بہت خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا کہ اس ناکارہ خلق پر رحمتِ دو عالم جنابِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی نوازشیں ہیں انہیں اتنا ہی کہہ سکا کاش دور سے دیکھنے والا بھی قریب پہنچنے کی راہ اختیار کرے۔

یہ اُس زمانے کی بات ہے جب خواجہ ناظم الدین کا دورِ حکومت تھا اور قادیانی فتنہ کیخلاف مشرقی اور مغربی پاکستان کے تمام صلحاء علماء اور زعماء کراچی میں جمع ہو کر اس فتنے کے استیصال کا طریقہ کار سوچ رہے تھے ایک روز ہم دفتر مجلس ختم نبوت بندر روڈ کراچی میں بیٹھے ہوئے تھے مرزا غلام احمد قادیانی (دجال) کی ذات موضوعِ سخن تھی ایک مولانا جن کی عمر اس وقت پچاس پچپن برس کی ہو گی وہ بھی تشریف رکھتے تھے مجھے معلوم ہوا کہ یہ صاحب دارالعلوم دیوبند کے فارغ ہیں اور ان کے بڑے بھائی دارالعلوم میں مدرس بھی رہ چکے ہیں اُن مولانا کا نام مجھے یاد نہیں رہا انہوں نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے فرمایا کہ طالب علمی کے زمانہ میں ہم غالباً آٹھ طالب علم ایک دفعہ ایک مرزائی مبلغ و مناظر کے پھندے میں پھنس گئے ہم اپنی کم علمی اور کم عمری کے باعث اُس کے دلائل کو وقیع سمجھ کر مرزا غلام احمد کے نبی ہونے کا نعوذ باللہ گمان کرنے لگے اور باہم یہ مشورہ کیا کہ فی الحال اس بات کو پوشیدہ رکھیں گے تاکہ دارالعلوم سے ہمیں خارج نہ کر دیا جائے اور ہم اپنے والدین کو بھی کیا منہ دکھائیں گے یہ طے کر کے ہم سب طالبعلم واپس دارالعلوم میں آ گئے، رات جب سو گئے تو سب نے ایک ہی خواب دیکھا کیونکہ صبح جب آپس میں ملے تو سب نے اپنا اپنا خواب بیان کیا تو وہ ایک ہی خواب تھا جو بیک وقت ہم سب نے دیکھا۔

خواب:۔ کوئی شہر ہے بازار میں منادی ہو رہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فلاں مسجد میں تشریف لائے ہوئے ہیں جس نے زیارت کرنی ہو وہاں پہنچ جائے چنانچہ ہر طالب علم نے کہا کہ میں بھی وہاں پہنچا تو دیکھا واقعی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے صحن میں تشریف فرما ہیں میں حاضر خدمت ہو کر سلام عرض کرتا ہوں کہ یا رسول اللہ غلام احمد قادیانی واقعی نبی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ" پھر ایک طرف انگلی سے اشارہ فرما کر کہا کہ ادھر دیکھو! دیکھا تو ایک گول دائرہ ہے جس میں آگ بھڑک رہی ہے اور ایک شخص اس آگ میں جل رہا ہے اور تڑپ تڑپ کر چیخ رہا ہے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ غلام احمد ہے" اس خواب کے بعد ہم سب نے توبہ کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر یقین محکم ہو گیا۔

مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ مجھ سے سفر میں خواب بیان فرمایا کہ میں نے دیکھا روضہ اقدس پر حاضر ہوں اور صلوٰۃ والسلام پڑھ رہا

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

رہا ہوں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضہ مبارک کے اندر آرام فرماتے ہوئے نظر آ رہے ہیں میں وفورِ شوق سے درود پاک پڑھتا ہوں کہ اچانک آپ کے لب مبارک ہلتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں محمود لوگوں کو تقلید سے بچاؤ میں بڑا حیران ہوتا ہوں کہ میں تو خود امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہوں اور حضور منع فرما رہے ہیں میں اسی سوچ میں روضہ اطہر سے واپس ہونا چاہتا ہوں کہ آپ میرے سامنے تشریف لے آتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ قیاسِ آئمہ تو عین نصوص ہے۔

میری آنکھ کھلتی ہے تو طبیعت فرحت اور طمانیت محسوس کرتی ہے اب میں سوچتا ہوں کہ جب قیاس ائمہ عین نصوص ہے تو حضورؐ نے مجھے کس تقلید سے لوگوں کو بچانے کی تلقین فرمائی ہے

میں غور کرتا ہوں تو یہ بات سمجھ میں آئی ہے چونکہ آج کل کے مسلمان اہل مغرب کی تقلید کر رہے ہیں تو مجھے اسی تقلید سے لوگوں کو بچانے کے لئے حکم ملا ہے چنانچہ میں خود بھی اور لوگوں کو بھی ہمیشہ اہل مغرب کی پیروی سے بچانے کی فکر میں رہتا ہوں، حتیٰ کہ آٹوگراف دینا بھی بند کر دیا ہے کیوں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ بھی مغرب سے وبا آئی ہے۔

حضرت مفتی محمودؒ صاحب نے دوسرا خواب بیان فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کرام کے درمیان مسجد میں تشریف فرما ہیں میں تاب جمال نہ لاتے ہوئے نظریں جھکائے بیٹھا ہوں اور خود کو بڑا خوش نصیب خیال کر رہا ہوں کہ میں حضورؐ اور کبار صحابہؓ کی زیارت سے مشرف ہو رہا ہوں ایک صحابیؓ کی نظر مجھ پر پڑتی ہے تو حضور اکرمؐ سے پوچھتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ بھی صوفی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نظر مبارک اُٹھاتے ہیں اور مجھے دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں ہاں یہ صوفی ہے پھر آپؐ ایک مشکیزہ ہاتھوں

باقی صفحہ (۱۳) پر

علوم نبویہ سے محبت رکھنے والے اہل خیر حضرات کیلئے زرّین موقعہ

پاکستان کی عظیم الشان مثالی دینی درسگاہ

جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ رجسٹرڈ خان پور کی جدید تعمیر شروع ہو چکی ہے۔

جامعہ عبداللہ بن مسعود خان پور کے پروگرام ہیں!

- وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب کے مطابق تحفیظ القرآن سے دورہ حدیث تک مکمل دینی تعلیم،
- درجہ سابعہ تک طلباء کو میٹرک کرانا۔
- فاضل طلباء کو عربی، فارسی، اردو، انگلش کی لغات میں مہارت اور مسلک حقہ کے دلائل فرق باطلہ کی تردید کا مکمل کورس کرا کے پوری دنیا میں تبلیغ اسلام کے لیے وقف کرنا۔
- بچیوں کی مکمل دینی تعلیم کے لیے مدرسۃ البنات۔
- شعبۂ تصنیف و تالیف، عربی کتب کا اردو انگلش اور اردو کتب کا عربی میں ترجمہ کرانا شامل ہے۔ ان عظیم دینی مقاصد کیلئے جامع مسجد، چالیس کمروں پر مشتمل جامعہ کی عمارت جو درس گاہوں دار الاقامہ، دار الحدیث، دار التفسیر، دار القرآن، دار الافتاء، دار التصنیف، دار التبلیغ کو اپنے دامن میں لیے ہوئے ہے کی تعمیر شروع ہے۔
- مدرسہ البنات د جو فی الحال کرایہ کے مکان میں جاری ہے اور اساتذہ کرام کی رہائش گاہوں کے لیے قطعۂ اراضی خرید کر کے تعمیر کرانا ہے۔

اپیل

علوم نبویہ سے محبت اور دین اسلام کی اشاعت کا جذبہ رکھنے والے تمام اہل خیر حضرات سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ ان عظیم مقاصد میں معاونت فرماتے ہوئے اپنے والدین، اساتذہ و مشائخ کے ایصال ثواب اور اپنے لیے صدقہ جاریہ چھوڑنے اور جنت کمانے کیلئے خصوصی عطیات خیرات ( ) کے ذریعے جامعہ ہذا کی تعمیر اور زکوٰۃ، صدقات، فطرانہ کے ذریعے مہمانان رسول صلی اللہ علیہ وسلم طلباء قرآن و حدیث کی ضروریات و اخراجات کے لیے بھرپور تعاون فرماویں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے جان، مال، ایمان، عزت آبرو کی حفاظت و برکت سے نوازیں۔ آمین۔

معاونت کی رقوم حسب ذیل پتہ پر ارسال فرماویں۔

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خان پور، حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی مہتمم جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ رحیم یار خان روڈ خان پور جنکشن شہر ضلع رحیم یار خان، پاکستان۔

جامعہ کا اکاؤنٹ : نیشنل بنک آف پاکستان چیسٹ برانچ خان پور نمبر ۱۵۸۷ - ج ہے۔

الداعی الی الخیر: اراکین جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ رحیم یار خان روڈ خان پور

السلام علیکم کے آداب

تارکی معاویہ القاسمی کراچی۔

آپ نے موجودہ پرفتن دور میں دیکھا ہوگا کہ بعض لوگ سلام کرنا تو درکنار سلام کا جواب دینا بھی ہتک سمجھتے ہیں۔ طرہ یہ کہ سلام کرنے کے نئے نئے طریقے اختراع کر رکھے ہیں جو بے فائدہ ہیں۔ اولاً ملاقات کے وقت دوسرے مذاہب کے سلام کرنے کے طریقے ملاحظہ ہوں

● سکھوں میں ملاقات کے وقت "ست" سری اکال یا واگورو جی کا خالصہ یا واگورو جی کی فتح۔

● ہندوؤں میں جب سلام کرتے ہیں تو جے رام جی یا نمستے جیسے الفاظ دہراتے ہیں۔

● اور عیسائیوں میں گڈ مارننگ Good Morning یا Good Evening یا Good Night وغیرہ۔

ہم مسلمان ہیں۔ ہمیں ان سے کسی کی بھی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔ ملاقات کے وقت سلام کرنے کا طریقہ جو اسلام نے مقرر فرمایا ہے صرف وہ ہی ایک نہایت اعلیٰ و افضل ترین طریقہ ہے۔ جیسا کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو۔ اس کا کیا مفید ترین مفہوم ہے۔ قرآن پاک میں آتا ہے کہ جب کوئی تمہیں سلام کہے تو اس کے سلام کا جواب بہترین الفاظ میں دیں۔ یعنی اگر کوئی السلام علیکم تو جواب میں آپ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ افشوا السلام بینکم سلام کو آپس میں عام کرو۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک آدمی نے پوچھا کہ بہترین مسلمان کون ہے۔ تو آپ نے فرمایا وہ جو لوگوں کو کھانا کھلائے اور آشنا و ناآشنا مسلمان کو سلام کرے۔

سلام کے آداب

(۱) ہر مسلمان سلام کہنے میں پہل کرے۔ (۲) سوار پیدل کو پہلے سلام کرے۔ (۳) چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔ (۴) پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو پہلے سلام کرے (۵) اگر تھوڑے لوگ ہوں تو بہت سے لوگوں کو سلام کرے (۶) جھک کر یا ہاتھ جوڑ کر سلام نہیں کرنا چاہیے۔ (۷) مجلس سے اٹھتے وقت سلام کریں۔ (۸) اگر سلام کے ساتھ مصافحہ بھی کر لیں تو یہ سونے پر سہاگے کا کام دیتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ سلام کی تکمیل مصافحے سے ہوتی ہے۔ (۹) کسی کے سلام کے جواب میں صرف ہاتھ اٹھانا یا اشارہ کر دینا کافی نہیں بلکہ زبان سے وعلیکم السلام کہنا چاہیے۔ مگر آج کل کے نوجوان سلام کا جواب سلوٹ سے کرتے ہیں یعنی تین انگلیاں ماتھے پر رکھتے ہیں یہ بصورت دیگر ہیٹ کو جنبش دے کر سلام کا جواب کہہ لیتے ہیں۔ یہ قطعی غلطی ہے۔ (۱۰) جب کسی دوسرے کے گھر میں اس کو ملنے کے لئے جائیں تو اس کی اجازت کے بغیر گھر میں داخل نہ ہوں۔ اور داخل ہونے سے پہلے ان کو سلام کہیں۔ اگر آپ گھر کے مالک سے اجازت طلب کریں اور وہ جواب نفی میں دے یعنی کہے کہ آپ واپس تشریف لے جائیں تو آپ واپس آجائیں۔ (۱۱) آنحضورؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس گھر میں آپ رہتے ہوں تو گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کر لیا کریں ممکن ہے کہ گھر کے اندر کوئی برہنہ بیٹھا ہو۔ لہٰذا احتیاط برتنی چاہیے۔ مذکورہ بالا باتوں کے بغور مطالعے کے بعد سلام کرنے کے فضائل و برکات بالکل واضح ہو جاتے ہیں۔ نیز محمود کاموں کے نتائج بھی احسن برآمد ہوتے ہیں۔ نیز جو سلام کا جواب نہیں دیتا اس کو سخت گناہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان سب ہدایات کی توفیق عطا فرما دے، آمین

○

بقیہ: تذکرہ سچے خوابوں کا

میں اُٹھا کر مجھے فرماتے ہیں کہ پیو میں پانی پیتا ہوں اور اتنا پیتا ہوں کہ وہ پانی میرے ناک اور کانوں سے باہر نکلنا شروع ہو جاتا ہے اس کے بعد میری آنکھ کھل جاتی ہے

تعبیر صاف ظاہر ہے کہ حضور کا پانی پلانا اور پانی اس قدر پلانا کہ ناک اور کانوں سے باہر نکلنے لگے۔ اس سے مراد علم دین ہے۔

مولانا مفتی محمودؒ فرماتے ہیں کہ مولانا عبدالحیٰ لکھنویؒ سے مجھے بعض فقہی معاملات میں اختلاف پیدا ہو گیا تھا اور انشراح صدر نہ ہوتا تھا بعد میں معلوم ہوا کہ میرے سمجھنے میں غلطی تھی خواب دیکھا کہ مولانا عبدالحیٰ لکھنویؒ کی میت تابوت میں پڑی ہوئی ہے میں جنازہ پڑھنے کے لئے وہاں حاضر ہوں کہ اعلان ہوتا ہے مولانا عبدالحیٰ صاحبؒ کا جبہ مفتی محمود کو پہنا دیا جائے، چنانچہ تمام حاضرین کی موجودگی میں مجھے ان کا جبہ پہنا دیا جاتا ہے

میری آنکھ کھلتی ہے تو تمام اشکالات دور ہو چکے ہوتے ہیں اور مولانا کا فقہی مقام مجھ پر خوب خوب

مدحِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم آسمانی کتابوں میں!

از ـــــ عبدالکریم پاریکھ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝

ترجمہ: اور ہم نے آپ کا تذکرہ بلند کر دیا۔

؎ اک نام مصطفےٰ ہے جو بڑھ کر گھٹا نہیں
ورنہ ہر اک عروج میں پنہاں زوال ہے

وسلامٌ علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین ۝

محسنِ انسانیت، صاحبِ قرآن سید الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح، شان، منقبت اور آپ کی توصیف میں کمال احتیاط، سنجیدگی، شائستگی، کمال ادب، پاکیزگی اور جذبۂ عشقِ رسول میں حد درجہ سرشار ہو کر نیز درود اثر، سوز و تپش، ہوش و فہم کے ساتھ مقامِ محمدؐ کا پورا ادب احترام ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ وارفتگی یا ترنگ میں آ کر کوئی حدِ اعتدال اور دامنِ ادب چھوڑ دے تو اجر و ثواب کی جگہ عتاب کا کھٹکا لگا ہوا ہے۔

یہ ایک ایسا پاکیزہ فن ہے جس کا تعلق دین کی خدمت سے جڑا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدام ادب علما و فصحا کے نزدیک شعر و سخن کی اصناف میں سب سے زیادہ نازک صنف "نعت گوئی" ہے۔ اللہ رب العزت اس کے ملائکہ جس ہستی پر درود و سلام بھیجیں، مخلوق جس کی توصیف کرے جس مبارک وجود کے توسل سے خالق و مخلوق میں رابطہ ہو گیا۔ جس کے سینۂ مبارک پر تیئس برس تک تنزیل قرآن کا مقدس سلسلہ جاری رہا ہو۔ روح القدس جیسے عظیم المرتبت فرشتے جن سے بالمشافہ ہم کلام ہوتے ہیں۔ جن کے ذکر سے قلب میں محبت، روح کو بالیدگی اور یقین کو پختگی نصیب ہو۔ اور جن کی آمد کی اطلاع تقریباً ہر رسول اور آسمانی کتاب نے دی ہو، ایسی شان والے رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اپنی محبت اپنے اخلاص اور اپنی وفا کی نذر پیش کرنا، اور جذبات و احساسات کی نمائندگی کے لئے مناسب الفاظ کے انتخاب کے ساتھ اشعار کہنا "نعت گوئی" ہے۔

آسمانی تخاطب

؎ تجھ تک کے جبریل بھی رحمت سے پلٹ آتے ہیں
کتنا اونچا ہے خدا جانے مسلماں کا مقام

مالکِ حقیقی نے اپنے محبوب کی تعریف میں کہیں "یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ" کہیں "یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ" کہیں "طٰهٰ ۝ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤى" کہیں "بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا" کہیں "وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ" کہیں "خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ" کہیں "مَا زَاغَ الْبَصَرُ" کہیں "اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ" "اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ" اور "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" فرما کر مدارج و مقامات کی نشاندہی کر دی۔

اللہ کا شکر ہے اس وقت ہم ایسے عنوان پر گفتگو کر رہے ہیں جس کا ذکر آسمانی کتابوں کے علاوہ قرآن مجید میں بار بار دکھائی دیتا ہے۔ قرآن میں خدا نے اپنے پیغمبروں پر درود و سلام کا تحفہ اکثر مقامات پر پیش فرمایا ہے اور اس کی تلقین تاکید اور تعلیم اہل ایمان کو بھی فرما دی۔

درود و سلام

الحمدللہ اہل ایمان آج بھی اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیگر تمام پیغمبروں پر درود و سلام پڑھتے ہیں اور قیامت تک ان شاء اللہ پڑھتے رہیں گے۔ زمین پر بسنے والی انسانی آبادی میں یہود، نصاریٰ اور مسلمان، ان تینوں اہل کتاب قوموں نے انبیا و مرسلین کی مدح ان کی تعریف و توصیف اسوۂ حسنہ، منقبت، عزت و احترام کو دین کا ایک اہم جز سمجھا اور امر واقعہ بھی یہی ہے۔

لیکن اہل کتاب جب اپنی کتاب سے دور اور انبیاء کی تعلیم سے غافل ہوئے تو نیتوں میں بگاڑ کے سبب ان کے مادہ پرست اور ابن الوقت جعلی مذہبی رہنماؤں نے دین و شریعت پر ڈاکہ ڈالا۔ چور اگر بدنیت ہو کر اپنے ہی گھر کے اسباب پر ہاتھ ڈالنے لگے تو پھر اس گھر کی خیر نہیں۔ یہی معاملہ اہل کتاب امتوں کے ساتھ پیش آیا۔

فرمانِ الٰہی

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی نبی پر رحمت بھیجا کرو۔ اور ہم پر لازم ہے کہ ہدیۂ درود و سلام جاری رکھتے ہوئے اللہ کے نبی کے تابع فرمان بنے رہیں۔ (۲۲، الاحزاب آیت ۵۶)

احوالِ امتِ سابقہ

پچھلی امتوں میں اپنے نبی پر درود و سلام کا طریقہ اب نہیں رہا کیونکہ قریب قریب ہر امت نے اپنے نبی کو خدا یا خدا کا شریک بنایا، کسی نے اپنے نبی کو اللہ کا بیٹا بنا دیا۔ اس وجہ سے ان کے لئے نبیوں کی طاعت سے بغاوت اور نافرمانی کا رستہ کھل گیا۔ پھر نبی کو نبی اور رسول جب تک مانا جائے ہدیۂ درود و سلام لازم ہے لیکن جب نبی کو خدا یا خدا کا شریک بنا دیا گیا تو درود سے چھٹی ہو گئی۔ نبی کے

ہاتھ سے ہاتھ چھوٹ گیا اور خداؤں کی فہرست طویل ہو گئی لیکن اللہ کے آخری نبی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی کتاب اور آپ کی مبارک زندگی اور آپکی شریعت زندہ ہے اور قیامت تک آپ کی دعوت جاری رہے گی۔ اس لیے یہاں دل ایمان کو زیبا کرانے نبی کا احسان عظمت اور اکرام یاد رکھیں اور ان پر سلامتی کا تحفہ ہدیہ سلام و درود بھیجتے رہیں اور نماز میں بھی اس کا اہتمام رکھا گیا تو نمازی قعدے میں دو زانوں بیٹھ کر ادب سے درود شریف پڑھ کر دعائے بعد سلام پھیر کر نماز سے باہر آتا ہے۔

مجلس شعر و سخن

اوقات نماز کے بعد عام سماجی زندگی میں دینی و مسلی جلسے ہوں، اجتماعات اور تقریبات ہوں، شعر و سخن کی مجالس ہوں، یہاں بھی نعت گوئی اور منقبت رسولؐ عبادت سے کم نہیں بلکہ عین دین حنیف کا اتقاضہ ہے ہمارے بیہاں ۔اردو زبان اور اس زبان کو سجانے سنوارنے والے ادیبوں اور شاعروں نے اپنے فن کا جو مظاہرہ کیا ہے لسے بہر حال عالمی سطح کی ایک زبردست کامیاب کوشش کہنی چاہئیے۔

حد اعتدال

قرآن مجید کا گہرا مطالعہ کرنے سے ہر عاقل و بالغ پر یہ بات کھل جائے گی کہ انبیاء کی تعریف و توصیف میں ان کی امتیں جب تک اعتدال کی پابند رہیں تب تک انکے اور اپنے زمانے کے پیغمبروں کے لئے ہدیۂ سلام و درود جاری و ساری رہا اور جب امتوں نے اپنے نبیوں کی منقبت میں غلو کیا تو درود و سلام کی زبان پر بند ہو گئی۔

ذکر مبارک

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی سابقہ آسمانی کتب توریت، زبور، انجیل صحف ابراہیم اور صحیفۂ موسیٰؑ کا تذکرہ فرما کر ساری دنیا میں ان کتب کی صداقت کا اعلان کرا دیا اور ان کے نام و نشان کو قیامت تک سے لئے محفوظ کر دیا۔ حالانکہ یہ آسمانی کتابیں اب اصل شکل میں باقی نہیں رہیں اور دو بدست تحریف سے پر ہیں۔ اتنی تحریف کے باوجود ان صحیفوں میں حضورؐ کے ذکر مبارک آپ کے آمد کی پیش گوئی اور خوشخبری کو مٹایا نہ جا سکا جیسا کہ قرآن مجید میں حضرت عیسےؑ کا قول مبارک ہے۔

"وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ"

"اور بشارت سناتا ہوں اس رسول کی جو میرے بعد آنے والا ہے۔ جس کا نام احمد ہو گا۔"

آداب و القاب "اناجیل اربعہ" میں

آج بھی اناجیل اربعہ جن پر مسیحی دنیا متفق ہے ان میں رسول مقبول کی حمد و ستائش کے ساتھ آپ کی بعثت کی پیش گوئی موجود ہے۔ کہیں آپکو "دنیا کا سردار" "مددگار" "سچائی کی روح" "ابد تک رہے گا سچائی کی راہ دکھائے گا" اور خود عیسے کی گواہی دے گا۔" ان آداب و القاب سے یاد فرمایا ہے۔

فارقلیط اور منحمنّا

یونانی زبان میں آپ کے نام مبارک کے لئے "فارقلیط" اور "منحمنا" کا استعمال ہوا ہے۔ جس کے معنی سوائے "محمدؐ" کے اور دوسرے ہو ہی نہیں سکتے۔ عیسائی دنیا میں جو چار دل اناجیل قانونی اور معتبر قرار دی گئی ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کا بھی لکھنے والا نہ تو حضرت عیسیٰؑ کا صحابی تھا اور نہ کسی نے ایسا دعویٰ کیا ہے لیکن اب بھی مسیحؑ کی بشارت احمدؐ انجیل میں موجود ہے۔

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

پہلا آل ورلڈ ختم نبوت مقابلہ

جڑانوالہ (پ ر) جڑانوالہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت انٹرنیشنل کے زیر اہتمام ایک تحریری مقابلہ جس کا عنوان درج ذیل ہے۔

"قادیانیوں کا حالیہ واقعات ملک پاکستان میں کردار اور اس کے ذمہ دار کون سی اعلیٰ شخصیات ہیں!"

اس موضوع پر تحریر کم از کم دس صفحات پر مشتمل ہو اور ایک طرف لکھا ہوا ہو۔ ہر تحریر کے ساتھ حوالہ جات یا ثبوت لازمی ہوں۔ اس میں اول، دوم، اور سوم آنیوالوں کو اپریل ۱۴ کو ۱۹۸۹ء کو ٹرافی اول بمعہ سند و دینی کتب دوم آنے والوں کو کپ سند بمعہ دینی کتب کا سیٹ اور سوم آنے والوں کو چھوٹا کپ کانسی اور دینی کتب کے سیٹ کے علاوہ عمدہ تحریر لکھنے والوں کی بھی حوصلہ افزائی کے انعامات دیئے جائیں گے۔ کامیاب امیدواروں کو ان کے ایڈریس پر اور اخبارات کے ذریعے مطلع کیا جائے گا اور ہر مضمون بھیجنے والے کے لئے لازم ہو گا کہ ہمراہ پانچ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کرے تمام مضمون ۳۰ اپریل تک غفار احمد ملک انٹرنیشنل پریس رپورٹر جڑانوالہ انارکلی بازار کے پتہ پر ارسال کیئے جائیں۔ مقابلہ میں شریک ہونیوالے ہر امیدوار کو دینی کتب کا خصوصی پرائز لازمی دیا جائے گا۔ ہر مضمون بھیجنے والے کو ۴ اپریل کو تقسیم انعامات کی تقریب جو کہ جڑانوالہ میں ہوگی اس کی اطلاع کامیاب حضرات کو بذریعہ اخبارات و جرائد کے ذریعے ۴ اپریل تک کر دی جائے گی۔

آپ کے مسائل

ضبط و ترتیب مولانا منظور احمد الحسینی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

عیسائیوں کے ساتھ کھانا پینا۔

س۔ میرے بھائی کا ایک دوست ہے جو کہ عیسائی ہے میرا بھائی اکثر اس کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا اور کھاتا پیتا رہتا ہے ہم نے کئی بار اسے منع کیا ہے کہ آپ کو اس کے ساتھ کھانا پینا نہیں چاہئے مگر وہ کہتا ہے کہ مجھے دکھاؤ کہاں لکھا ہوا ہے کہ عیسائیوں کے ساتھ نہیں بولنا چاہئے اور کھانا پینا نہیں چاہئے اب آپ شریعت کی رو سے بتائیں کہ عیسائیوں کے ساتھ بولنا اور کھانا پینا جائز ہے کہ ناجائز میرے بھائی کا اس کے ساتھ بولنا یا کھانا پینا کیسا ہے جواب دے کر مشکور فرمائیں۔ حافظ نجم الحسن کورٹ رادھا کشن قصور

ج۔ قرآن کریم میں غیر مسلموں کے ساتھ دوستی سے منع فرمایا ہے (دیکھئے سورۂ مائدہ آیت نمبر ۵۱) غیر مسلم کے ساتھ کبھی کھانے پینے کا اتفاق ہو جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن دوستی کی بنا پر اس کے ساتھ کھانا پینا اور اٹھنا بیٹھنا اسی اوپر والی آیت سے ممنوع ہے۔

(واللہ اعلم)

ٹھیکیدار کی اجرت

بندہ ہفت روزہ کا مستقل خریدار ہے موجودہ شمارہ ۲۲ جلد نمبر ۷۔ ۲۳ تا ۲۹ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ۔ ۱۴ تا ۲۰ دسمبر ۱۹۸۴ء کے صفحہ ۱۴، ۱۵۔

صفحہ نمبر ۱۴ کالم نمبر ۲ سطر نمبر ۳ س نمبر ۲ کا جواب کہ ٹھیکیدار کی محنت مزدوری جائز ہے رشوت دینے کا گناہ ہوگا بندہ احقر کو اس بات کی سمجھ نہیں آئی۔ جبکہ ٹھیکیدار کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ ہاتھ پاؤں مار کر راتوں رات امیر بن جاؤں۔ مثال کے طور پر ایک سڑک کا ٹھیکہ کیا گیا (جو کہ چند میل پر مشتمل ہے) ایک لاکھ روپیہ ٹھیکیدار نے پچاس ہزار صرف کیا میٹریل و مزدوری وغیرہ میں اور پاسنگ کروالی۔ ایک لاکھ روپے کی رشوت دے کر جبکہ مذکورہ ٹھیکیدار صحیح نیت سے کام کرتا تو بھی ۸۰ ہزار روپے صرف ہوتے اور بیس ہزار کی آمدنی بچت تھی۔ لیکن بدنیتی اور امارت کے خواب نے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا یہ کیسے محنت و مشقت سے جائز ہو گیا جبکہ اس کی بنیاد ہی غلط ہے وضاحت فرمائیں۔

صفحہ نمبر ۱۵۔ کالم نمبر ۲ سطر نمبر ۳

منع حمل کی تدبیر مکروہ ہے مگر جائز ہے الخ سنا ہے کہ مسلک حنفی میں جہاں مکروہ کا لفظ ہو اس سے مراد حرام ہے تو جائز کیسے ہوا قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں مہربانی ہوگی۔

بندہ احقر کی سمجھ سے بالاتر تھے مذکورہ اشکال مذکر تنقید کرنا۔ درج ذیل آیت کے تحت عمل کر رہا ہوں فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔

(شہباز احمد تلونڈی کھجور والی گوجرانوالہ)

ج:۔ ٹھیکیدار کو جس معیار کی چیز بنانے کے لئے ٹھیکہ دیا جاتا ہے اگر اس معیار کی چیز پوری دیانتداری کے مطابق بنائے گا تو اس کی اجرت حلال ہوگی ورنہ نہیں "مکروہ" کے ساتھ جب جائز ہے کہا جائے تو اس سے مکروہ تنزیہی مراد ہوتا ہے اور اگر "ناجائز" کا لفظ استعمال کیا جائے تو مکروہ تحریمی مراد لیا جاتا ہے اور اگر مطلق "مکروہ" کہا جائے تو اس سے عموماً "مکروہ تحریمی" مراد ہوتا ہے مگر کبھی قرائن کے پیش نظر "مکروہ تنزیہی" مراد لیا جاتا ہے امید ہے اتنی وضاحت آپ کے لئے کافی ہوگی۔

گانے کی کیسٹوں کا کاروبار

س۔ کیسٹوں کا کاروبار جائز ہے یا نہیں اگر جائز نہیں تو جس کے پاس ہے وہ فروخت کر سکتا ہے؟ جبکہ یہی کیسٹیں دوسرے کے پاس جا نہیں گی کیسٹیں گانے وغیرہ کی ہیں۔ براہ کرم اس کی بھی وسیع مسئلہ کی روشنی سے وضاحت فرما کر ممنون فرمائیں۔

ج۔ گانے کی کیسٹوں کی خرید و فروخت حرام ہے خالی کیسٹوں کا خریدنا بیچنا جائز ہے۔

مولانا گل شیر شہید کی سوانح حیات

قارئین "ختم نبوت" کی خدمت میں گزارش ہے کہ مجلس احرار اسلام کے معروف راہنما مولانا گل شیر شہیدؒ کی سوانح حیات ترتیب دی جارہی ہے جو حضرات مولانا گل شیرؒ کے بارے میں معلومات رکھتے ہوں یا ان کی تحریر محفوظ ہو تو براہ کرم اس پتہ پر فوراً روانہ فرمائیں۔

ناظم گل شیرؒ اکیڈمی
فاروق دواخانہ، تلہ گنگ، ضلع چکوال۔

مرزا طاہر کے خط کا کھرا کھرا جواب

قسط: اوّل

تحریر: مولانا مفتی عزیزالرحمٰن صاحب، مفتی اعظم بمبئی انڈیا

سربراہ فتنۂ قادیانیت مرزا طاہر بالقابہٖ رب قدیر آپ کو بھی سمجھ، عقل سلیم حق کی طلب اور قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔

دیوبند میں کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے فتنۂ قادیانیت کے تعلق سے ایک دس روزہ کیمپ میں شرکت کی سعادت حاصل کرکے واپسی ہوئی اسی دن آپ کی جانب سے ایک خط موصول ہوا۔ کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے میں نے آپ کے چیلنج مباہلہ کے ساتھ آئے ہوئے خط کا جواب محرم الحرام ہی میں تحریر کرکے ارسال کردیا تھا۔ اس کے بعد دوسرا خط یکم دسمبر ۱۹۸۸ء کو تحریر کرکے بھیجا گیا۔ ان خطوں میں یہ اطلاع تھی کہ بندہ قادیانیت کی بیخ کنی کو اپنا فریضہ اور ختم نبوت کے دفاع کو اپنی خوش بختی نیز نجات کا ذریعہ سمجھتا ہے اس لئے فتنۂ قادیانیت اور اس کے بانی ابن الملک جے سنگھ بہادر اور گوپال کلغی والے مرزا غلام قادیانی کے کذاب، دجال، مفتری اور جہنمی ہونے نیز قادیانیت کے معاملہ پر آپ کے ساتھ مباہلہ میرا دینی فریضہ ہے اور میں ہر لمحہ اس پر آمادہ ہوں۔ آپ کو بتاتا چلوں کہ میں عرصے سے بیمار تھا۔ مگر مباہلہ کا یہ چیلنج آنے کے بعد جیسے ہی میں نے آپ کو آمادگی کی اطلاع کے ساتھ مباہلہ کی شرائط ضروریہ طے کرنے کی دعوت دی۔

اللہ رب العزت نے حق کی تائید کا نشان ظاہر فرمایا کہ الحمدللہ میں اب اس حد تک صحت مند ہوں کہ پچھلے دس سالوں میں کبھی میری اتنی بہتر صحت نہیں رہی تھی۔ یہ خداوند قدوس کا خاص فضل اس کی مہربانی اور اس کی جانب سے حق کی تائید کا ایک زندہ نشان ہے میں اس سلسلے میں آپ کا بھی ممنون ہوں۔

اور اسی لیے چاہتا ہوں کہ واقعی مباہلہ کی طرح مباہلہ ہو جائے تاکہ میں رب کریم کے تائیدی نشانوں اور اس کے فضل خاص سے اور زیادہ حصہ پاؤں۔ افسوس آپ لوگوں پر ہے کہ نہ قبول حق پر آمادہ ہیں نہ اس کی کوئی فکر ہے اور مباہلہ کے نام پر جو چیلنج دیا اس میں بھی فریب کا عنصر غالب ہے اور کیوں نہ ہو قادیانیت نام ہی فریب و تلبیس کا ہے جو اس وصف سے خالی ہو،

مباہلہ کے نام پر جو چیلنج دیا اس میں فریب کا عنصر غالب ہے

سچا قادیانی ہو ہی نہیں سکتا۔ خود آپ کے دادا انگریزوں کے خود کاشتہ پودے فرنگیوں کے اطاعت شعار جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام قادیانی کی سیرت اس کا کردار اس کے احوال اس کی تصانیف اور دعاوی و دلائل فریب تلبیس اور کذب بیانی کا شاہکار اور کفر و الحاد کا اعلیٰ نمونہ ہیں حیرت ہے کہ آپ لوگ چاہ قادیانی کے حصار میں محصور ہو کر کنوئیں کے مینڈک کی طرح ساری دنیا کو یہیں تک محدود سمجھے بیٹھے ہیں۔ آنکھیں کھولیے چشم عبرت سے خود اپنے شائع کیے ہوئے قادیانی لٹریچر کا مطالعہ کیجئے۔ مرزا طاہر کے احوال و کردار، دعاوی اور ناکام دلائل نیز جھوٹی پیش گوئیوں پر غور کیجئے، عبرت ناک انجام پر دھیان دیجئے اور آخرت کے دردناک عذاب سے بچنے کیلئے اس لعنت کا طوق گردن سے اتار کر غلامان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقے میں داخل ہو جائیے اب بھی وقت ہے ورنہ جو حال آپ کے دادا مرزا قادیانی اور آپ کے والد مرزا محمود کا ہوا ہے اور جس طرح رسوائیاں سمیٹ کر دونوں جہنم رسید ہوئے آپ کا بھی وہی حشر ہونا ہے وہ احوال کیا تھے۔ ان کی موت کا عبرت ناک منظر کیا تھا یہ آپ سے مخفی نہ ہوگا۔ ورنہ اپنے ہی خاندان کے بزرگ اشخاص و خواتین سے پوچھ لیجئے مرزا طاہر صاحب صرف ایک بات پر غور کرلیں کافی ہوگا۔

مرزا قادیانی کا اپنا قول ہے کہ مباہلہ کرنے والوں میں جو جھوٹا ہوتا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے اور آپ کو یہ بھی معلوم ہی ہوگا کہ مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم سے بمقام امرتسر مرزا نے مباہلہ کیا تھا اور آپ کو اپنے دادا کی تاریخ وفات اور مرض الموت کا بھی علم ہوگا۔ ورنہ سیرۃ المہدی کا متعلقہ حصہ خود پڑھ لیجئے۔ پھر یہ بھی معلوم کیجئے کہ مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم کا انتقال مرزا کی اس عبرت ناک موت سے کتنے سال بعد ہوا خود نہ معلوم کر سکیں تو ہم سے پوچھ لیجئے سچا عبدالحق جھوٹے مرزا قادیانی کے بعد کتنے سال تک حیات رہا؟ دو دو چار کی طرح حقیقت واضح ہو جائے گی مباہلہ کا نتیجہ۔ خود مرزا قادیانی کے اقرار کے مطابق یہ ظاہر کرنے کے لیے کافی ہے کہ مرزا جھوٹا تھا اس لیے

مباہلہ کے بعد بچے عبدالحق کی زندگی ہی میں ہلاک ہوگیا میں پہلے ہی خط میں آخری فیصلہ والی دعا کا بھی ذکر کر چکا ہوں آپ کو خود بھی معلوم ہوگا ورنہ پڑھیئے تو پتہ چل جائے گا کہ مرزا جو مدعی نبوت تھا جو قبولیت دعا کا دعویدار تھا اس نے یہ دُعا کی تھی کہ جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں طاعون اور ہیضہ جیسی بیماریوں میں مبتلا ہوکر مرجائے اور مرزا طاہر صاحب اس دعا کی قبولیت کی بشارت اور تحریک منجانب اللہ ہونے کی گواہی یہ مسیلمۂ پنجاب خود دے چکا ہے پھر کیا ہوا آپ کو بھی معلوم ہے مرزا قادیانی ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو بمرض وبائی ہیضہ ہلاک ہوکر خود اپنا جھوٹا ہونا ثابت کر گیا اور اسی طرح اس نے ڈاکٹر عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کے بالمقابل بھی مُنہ کی کھائی۔ یہ تھوڑی سی تفصیل اس لیے بیان کردی کہ شاید آپ کی نگاہوں سے یہ گوشے اوجھل ہوں۔ ورنہ یہ تو مُشتے نمونہ از خروارے ہے۔ فاعتبروا یااولی الابصار، مرزا قادیانی کی رسوائیوں کی بات پر بہ سبیلِ تذکرہ یہ باتیں نوکِ قلم پر آگئیں لیکن امید ہے کہ اگر تلاش حق کے جذبے کے ساتھ آپ انہیں چند واقعات پر دیانتدارانہ غور کریں تو حق کی طرف مراجعت ناممکن نہیں۔

مرزا طاہر صاحب اگر آپ ان سب باتوں سے واقف ہیں تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ آپ قبولِ حق سے رکے رہیں دنیا چند روزہ ہے دنیوی مال و متاع جو مختلف چندوں اور فنڈ کی شکل میں حاصل ہو رہا ہے۔ سب یہیں رہ جائے گا۔

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائیگا جب لاد چلے گا بنجارہ

اس لیے آخرت کی فکر کریں، آخرت کی رسوائیوں اور عذابوں سے محفوظ رہنے کی کوشش کریں جس کا واحد طریقہ یہ ہے کہ قادیانی مذہب پر لعنت بھیج کر حلقہ بگوش اسلام ہو جایئے اور اپنے ساتھ فریب خوردہ مریدوں کو بھی اس انجام بد سے بچانے کی سعی کیجئے جو قادیانیوں کے لیئے رب کائنات کی جانب سے لکھا جا چکا ہے۔ آپ کا یہ خط چار ماہ سے زائد مدت تک انتظار کے بعد ملا میں نے دو خط روانہ کیئے اتنی طویل خاموشی کی توجیہ اس کے علاوہ کیا کی جائے کہ آپ حضرات خوب اچھی طرح اس دجل و فریب سے واقف ہیں۔ اور خود بھی اس فریب کے دائرہ کار کو بڑھانے میں حصّہ لے رہے ہیں اور مباہلہ کا یہ چیلنج بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ آپ کے سیکرٹری نے یہ بھی لکھا ہے کہ ۱۲ھ/۱۱ کو بھی خط بھیجا گیا ہے۔ میں اس کے علاوہ کیا سوچ سکتا ہوں کہ یہ بھی قادیانیت کی دروغ گوئیوں میں سے ایک ہے کیونکہ میرے خطوں کے جواب میں یہی پہلا خط ہے جو مجھے موصول ہوا۔ بہرحال آپ کی طرف

مرزا طاہر میں اگر غیرت ہے تو اپنے باپ دادا کی تحریروں کی لاج رکھے اور مقام و وقت کا تعین کرکے میدان میں آئے میں حاضر ہوں

سے بھیجے گئے خط کا ایک ایک لفظ قادیانیت کی شکست خوردگی اور آنجناب کے فرار کی نشاندہی کرتا ہے۔

میرا یہ احساس صد فیصد مبنی بر حقیقت ہے کہ قادیانی کاروبارِ نبوت کے پرو پرائٹروں نے جن کے اس وقت آپ سربراہ ہیں مباہلہ کے نام پر یہ ڈھونگ رچا کر قصداً امت مسلمہ کو فریب دینا چاہا ہے اور چیلنج دے کر مباہلہ کیلئے سامنے نہ آنے کا فیصلہ شاید چیلنج کی اشاعت سے پہلے ہو چکا تھا ورنہ کیا وجہ ہے کہ اب تک متعدد حضرات آپ کی دعوت مباہلہ کے بعد شرائط طے کرکے روبرو میدان مباہلہ میں آنے کا اعلان کر چکے ہیں مگر قادیانی گنبد کے مکینوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگ رہی ہے اور آپ حضرات خالی اخباری گھوڑے دوڑا کر خانہ پُری کر رہے ہیں۔ مرزا طاہر صاحب اس طرح بی جمالے کو مرزا قادیانی آپ کے دادا نے نامردی سے تعبیر کیا ہے کیا آپ خود کو واقعی ایسا ہی پاتے ہیں۔ بہرحال ہم آپ کے فریب کو اچھی طرح سمجھتے ہیں اور آپ لوگوں کی چالوں سے بھی واقف ہیں۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

قادیان اور ربوہ کے جہنمی مقبروں کے دلدادگان کو شاید احساس نہ ہو سکا ہو مگر مسلمان خوب اچھی طرح ان چالبازیوں سے باخبر ہیں اس لیئے بغیر کسی ایچ پیچ میں اُلجھے ہوئے سیدھا سا طریقہ آپ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے کہ مردِ میدان بن کر میدان مباہلہ میں آیئے اور جرأت کے ساتھ آسمانی فیصلے کا سامنا کیجئے اس خط میں قرآن مجید کی آیت مباہلہ کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ معاف فرمایئے قرآن کریم اور وحی الٰہی سے آپ لوگوں کو کیا مس۔ آپ کا تعلق تو "ٹیچی ٹیچی" نامی کسی شیطانی فرستادے کے وساوس سے ہے جن کا بقول مرزا قادیانی اس پر نزول ہوتا تھا۔ جبکہ قرآن کریم رب العلمین کا پاک کلام ہے جسے روح الامین نے نبی آخر الزماںؐ تک پہنچایا اور پھر جو رہتی دنیا تک کے لیئے سرچشمۂ ہدایت ہے اور جس کے متعلق فرمان الٰہی ہے

لا یمسہ الا المطھرون

لہٰذا کفر و باطل کے خباثتوں سے آلودہ ذہن قرآنی مفہوم یا اس کے اسرار و معارف اور ربانی حقائق کو کیا سمجھیں گے اس سلسلہ میں آپ ہی نہیں تمام قادیانیوں کا یہی حال ہے۔ مگر ذکر آیا ہے تو بتاتا چلوں کہ آیت مباہلہ

یہ اللہ رب العزت نے اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا کہ نصاریٰ جو آپ سے محبت کرتے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ آؤ ہم اپنے اہل و عیال کو بلائیں اور پھر مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔ مرزا طاہر نہ قرآن کے اس واضح ارشاد کا مطلب آپ سمجھے نہ دوسرے قادیانی پنڈت بہرحال اتمام حجت کیلئے آپ کی توجہ حضور پاک کے عمل کی طرف مبذول کراؤں گا کہ اس اعلان کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نصاریٰ نے مہلت طلب کی دوسری صبح آپؐ حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنینؓ کو اور بعض روایات کے مطابق سیدنا ابوبکرؓ و عمرؓ وغیرہ اور دیگر حضرات صحابہؓ کو بھی ہمراہ لیکر میدان مباہلہ کی سمت چل پڑے مگر عین وقت پر نصاریٰ نے مباہلہ سے انکار کرکے جزیہ دینا قبول کیا ہر عقل والا اس واقعہ سے قرآنی مباہلہ کا طریقہ باآسانی سمجھ سکتا ہے اور اہل حق سمجھتے بھی ہیں مگر آپ لوگ قادیانی عینک لگا کر واقعات و حقائق کا مطالعہ کرتے ہیں اس لیئے نہ قرآن کا حقیقی مفہوم آپ کا ذہن قبول کرے گا نہ حدیث پاک کو۔ جبکہ حدیث رسولؐ کے متعلق تو بدبخت مسیلمہ پنجاب یہ تک کہہ گیا ہے کہ اس کی مزعومہ شیطانی وحی کے خلاف جو حدیث ہو وہ ردی کی ٹوکری میں ڈال دینے کے قابل ہے۔ (معاذاللہ)

(باقی آئندہ)

مکتوب امریکہ

از: مولانا منظور احمد الحسینی

دورۂ کنی وفد کی سرگرمیاں

واٹرلو اور کیمبرج میں جمعہ پروگرام

۲ دسمبر جمعۃ المبارک کو ۲ شہروں میں پروگرام ہوئے رفیق مکرم مولانا عبدالرحمن باوا نے اسلامک سینٹر کے واٹرلو میں خطبہ جمعہ سے قبل عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر مکمل روشنی ڈالی جبکہ راقم الحروف نے اسلامک سینٹر کیمبرج خطبہ جمعہ سے قبل خطاب کیا۔ جمعہ اور نماز پڑھانے کے فرائض سرانجام دیتے۔

وفد کے راہنماؤں نے عربی، اردو، اور انگریزی میں تقریریں کیں۔

ٹورنٹو کینیڈا سے روانگی اور دوبارہ شکاگو آمد

۲ دسمبر جمعہ رات ساڑھے ۹ بجے بذریعہ ایئر کینیڈا ٹورنٹو سے وفد ختم نبوت شکاگو پہنچا۔ ایئرپورٹ پر شکاگو کے مسلمانوں نے ہمارا پرتپاک استقبال کیا۔ بعدازاں وفد شکاگو جائے قیام پہنچا۔ ۳ دسمبر عشاء کے بعد اجلاس رکھا گیا۔ جو رات ۱ بجے تک جاری رہا۔ اور دوسرے روز بھی دوپہر سے شام ۵ بجے تک اجلاس منعقد رہا۔ جس میں مقامی کمیٹی، وفد ختم نبوت کے علاوہ مولانا عبیدالرحمن کیلی فورنیا سے اور ٹیکساس سے جناب شبیر صاحب شریک ہوئے۔ اس میٹنگ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برائے نارتھ امریکہ کی تشکیل پر غور و خوض ہوا۔ نیز ۱۹۸۹ء میں شکاگو میں بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کے سلسلے میں پروگرام بھی تشکیل دیا گیا۔ اجلاس میں طے پایا گیا کہ ۷، ۸ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو شکاگو میں ختم نبوت کانفرنس ہوگی جس میں مختلف ممالک سے مندوبین شریک ہوں گے۔ اس اجلاس میں فی الفور دفتر کے قیام کے سلسلے میں بھی لائحہ عمل طے کیا گیا۔

جامع مسجد فاطر شکاگو کا ئے مسلمانوں کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ سابق ورلڈ چیمپئن باکسر محمد علی کی کوششوں سے یہ مرکز تعمیر ہوا ہے۔ اس کے تحت ریاستہائے متحدہ امریکہ میں کئی مراکز چل رہے ہیں۔ اس کے چیف ڈائریکٹر جناب وارث دین محمد الیجاہ کے بیٹے ہیں۔ وارث دین محمد نے اپنے والد الیجاہ محمد کے انتقال کے فوراً بعد اعلان کر دیا تھا کہ میرا باپ گمراہ اور غلط عقیدہ پر قائم تھا۔ میرا اس عقیدے سے کوئی تعلق نہیں۔ اور میں سچا مسلمان ہوں۔ مسجد فاطر میں جمعہ سے قبل بیان کا یہ پروگرام طے پایا۔ چنانچہ جب جمعہ کے دن وفد ختم نبوت جامع مسجد فاطر میں پہنچا تو جناب جابر بن محمد نے آگے بڑھ کر وفد کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ خطبۂ جمعہ شروع ہونے میں صرف ۵ منٹ باقی تھے محترم مولانا عبدالرحمن باوا صاحب ممبر پر بیٹھ گئے اور انگریزی میں بیان شروع کر دیا۔ وقت کے مطابق ۵ منٹ پر انہوں نے اپنے بیان کو ختم کرنا چاہا مگر جناب جابر بن محمد نے کہا آپ ۱۵ منٹ مزید بیان کریں۔ جابر بن محمد کا یہ اعلان ان کی اس مسئلے میں گہری دلچسپی کا اظہار ہے چنانچہ محترم باوا صاحب نے بیان کے اس تسلسل کو باقی

رکھا۔ اور ۱۵ منٹ مزید تقریر کی۔ تمام سامعین نے نہایت دلچسپی سے اس بیان کو سنا۔ جبکہ راقم الحروف نے خطبۂ جمعہ اور نماز پڑھانے کے فرائض سر انجام دیئے۔ خطبۂ جمعہ عربی میں تمام تر عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر مبنی تھا۔ وہاں کے دستور کے مطابق خطبہ کا انگریزی میں ترجمہ کیا گیا۔ جمعہ کے بعد تمام مسلمانوں نے وفد ختم نبوت سے ملاقاتیں کیں۔ اور ختم نبوت کے کام کے سلسلے میں اپنی خدمات پیش کیں۔

اسی روز عشاء کے بعد اسلامک سینٹر المین جانا ہوا۔ جہاں پہلے محترم باوا صاحب نے اردو اور انگریزی میں بیان کیا۔ بعد ازاں احقر کا بیان ہوا۔ محفل سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ ۱۰ دسمبر کی شام کو شکاگو میں چھپنے والا انگریزی ماہنامہ یونیک ٹائم میں وفدِ ختم نبوت نے انٹرویو دیا

۱۱ دسمبر کو عشاء کے بعد وفد ختم نبوت کے دونوں اراکین کا مسجد تقدس میں بیان ہوا۔

شکاگو سے روانگی اور نیویارک آمد

۲۰ ستمبر ۱۹۸۸ء کو جب وفد ختم نبوت نیویارک پہنچا تھا۔ وہاں تین دن قیام کے بعد سنسنٹی کے لئے روانہ ہوگیا تھا۔ اب واپسی پر پروگرام طے

وفد کا ہر مقام پر زبردست خیر مقدم کیا گیا۔

پایا گیا کہ ایک ہفتہ نیویارک قیام جائے۔ چنانچہ ۱۲ دسمبر کو شکاگو سے نیویارک پہنچے۔ ۱۳ دسمبر کو فون پر دوستوں سے رابطے قائم کئے گئے ۱۴ اور ۱۵ دسمبر کو مختلف احباب سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔

۱۶ دسمبر جمعہ کا دن تھا۔ ۲ پروگرام ترتیب دیئے گئے۔ مولانا عبدالرحمن باوا نے جمعہ سے قبل الفلاح مسجد میں خطاب فرمایا۔ اور راقم الحروف نے جمعہ سے قبل تقریر کی اور نماز پڑھائی۔ اسی شام کو وفد ختم نبوت مدینہ مسجد میں پہنچا۔ اور وہاں تبلیغی اجتماع میں شرکت کی۔

نیویارک پہنچنے سے قبل ختم نبوت کانفرنس کے سلسلے میں تگ و دو شروع کر دی گئی تھی۔ شکاگو سے الفلاح مسجد نیویارک کے امام کے ساتھ بذریعہ فون رابطہ ہو چکا تھا۔ ان سے نیویارک میں کانفرنس کے سلسلے میں مشورہ کیا گیا۔ انہوں نے اس مشورے کو سراہا اور کانفرنس کے انعقاد کی تیاری شروع

جامع خیر العلوم ممتاز آباد ملتان کا اٹھارواں ۱۸

سالانہ جلسہ

۸، ۹ شعبان ۱۴۰۹ھ مطابق ۱۷، ۱۸ مارچ ۱۹۸۹ء بروز جمعہ ہفتہ کو منعقد ہو رہا ہے۔

جس میں ملک کے عظیم علماء دین خطاب فرمائیں گے۔

علماء کرام

○ حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا عبداللہ درخواستی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ○ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب سینیٹر و نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ○ حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ○ شیر اسلام حضرت العلامہ مولانا حق نواز جھنگوی صاحب امیر انجمن سپاہ صحابہؓ پاکستان ○ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب حقانی ناظم اعلیٰ مجلس علماء اہل سنت پاکستان ○ واعظ خوش بیان حضرت مولانا قاری محمد حنیف صاحب ملتانی ○ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی خانپوری ○ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس ختم نبوت پاکستان ○ مناظر اسلام حضرت مولانا محمد حسین حیدری ناظم اعلیٰ مجلس علماء اہل سنت پنجاب صوبہ ○ حضرت مولانا منظور احمد حجازی نائب صدر مجلس علماء اہل سنت ○ حضرت مولانا عبید الرحمن ضیاء مرکزی مبلغ مجلس علماء اہل سنت پاکستان ○ مجاہد اسلام حضرت مولانا قاری نور الحق ایڈووکیٹ ○ مخدوم العلماء حضرت مولانا فیض احمد صاحب دامت برکاتہم ○ حضرت مولانا قاری محمد حنیف صاحب جالندھری مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان ○ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مرکزی مبلغ مجلس ختم نبوت پاکستان ○ حضرت مولانا عبدالستار قاسمی مہتمم جامعہ قاسم العلوم ملتان ○ صاحبزادہ مولانا محمد ایوب الرحمن جالندھری کراچی

نعت خوان حضرات: مداح صحابہؓ جناب حافظ محمد شریف منچن آبادی، جناب لشہادت علی طاہر، جھنگ۔

الداعی الی الخیر: مولانا محمد اسحاق جالندھری
مہتمم جامعہ خیر العلوم
ممتاز آباد ملتان: فون: ۴۰۰۸۰-۶

کردی۔ چنانچہ وفد ختم نبوت کے نیویارک پہنچنے پر اردو اور انگلش میں اشتہارات نکالے گئے۔ اور نیویارک کی مساجد اور مراکز میں ان کی تقسیم کی گئی۔ اور اعلانات بھی ہوئے۔ پروگرام کے مطابق بروز ہفتہ ۷ دسمبر بعد نماز عشاء۔ الفلاح مسجد کیورینا میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد الفلاح مسجد کمیٹی کے صدر جناب یعقوب خان نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا بھرپور تعارف کرایا۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہی وہ جماعت ہے جو پوری دنیا میں عقیدۂ ختم نبوت کے سلسلے میں کام کر رہی ہے۔ اس جماعت کو امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے قائم کیا تھا ہم وفد ختم نبوت کو نیویارک آمد پر خوش آمدید کہتے ہیں اور یقین دلاتے ہیں کہ نیویارک کے تمام مسلمان عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلے میں آپ حضرات کے ساتھ ہیں۔ پھر صدر صاحب نے مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا کو دعوت خطاب دی۔ آپ نے کانفرنس سے پون گھنٹہ انگریزی میں تقریر کی۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت نبوت محمدی کے خلاف ایک بغاوت ہے۔ مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کر کے مسلمانوں کے فکر و اعتقاد کے مرکز کو بدلنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پوری امت مسلمہ کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے دونوں گروپ (لاہوری گروپ اور قادیانی) دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بے خبر مسلمانوں کو قادیانیت کے دھوکے سے بچانے کے لئے پڑھے لکھے حضرات کو آگے بڑھنا ہوگا۔ بعد ازاں راقم الحروف نے مرزا کی پیش گوئیوں کے بارے میں بتلایا کہ سب جھوٹی نکلیں۔ محمدی بیگم سے نکاح نہ ہوا۔ عبداللہ آتھم والی پیش گوئی جھوٹی نکلی۔ وغیرہ۔ راقم الحروف کا بیان پون گھنٹہ جاری رہا۔ دوبارہ پھر محترم باوا صاحب نے اردو میں تقریر کی۔ کانفرنس کے اختتام پر سامعین نے وفد ختم نبوت سے ملاقاتیں کیں۔ اور بھرپور تعاون کا وعدہ کیا۔

۸ دسمبر بروز اتوار بعد نماز ظہر فلشنگ مسجد نیویارک میں ایک اجتماع میں رفیق محترم مولانا عبدالرحمٰن نے انگریزی میں بیان کیا۔ بعد ازاں محفل سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اسی رات کو عشاء سے پہلے مسجد التوفیق میں احقر کا بیان ہوا۔

۱۰ دسمبر کو کویت ایئرلائنز رات ۱۰ بجے ہم ارض نارتھ امریکہ کو الوداع کہہ رہے تھے۔ طیارہ دوسرے دن ۹ بجے لندن ہیتھرو ایئرپورٹ پر اترا۔ ٹھیک تین بجے ۱۱ دسمبر کو دن کے ۱۱ بجے دوبارہ ہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر لندن میں پہنچ گئے۔

○

بقیہ: مورشیش کے مسلمان

ابوہریرہؓ لا الہ الا اللہ بار بار پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے دیکھا تو فرمایا محمد رسول اللہ بھی کہو ان کے انکار پر حضرت عمرؓ نے انہیں ڈرایا دھمکایا اور پھر اسی دن سے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بن گیا۔ ایک اور مسلمان کے سوال کرنے پر مرزا طاہر نے پورا سوال سنے بغیر جواب دینا شروع کر دیا۔ تو اس مسلمان نے بھرے مجمع میں مرزا طاہر کو کہا آپ تو بڑے بدتمیز ہیں پہلے میرا پورا سوال تو سن لو پھر جواب دینا۔ چنانچہ اس مسلمان کو وہاں سے نکال دیا گیا۔ ایک جگہ قادیانیوں نے مرزا طاہر کا پروگرام رکھا تو مسلمانوں نے بھی قریب ہی اپنے پروگرام کا اعلان کر دیا۔ قادیانیوں نے مسلمانوں کے پروگرام کو فیل کرنے کے لئے بڑا زور لگایا۔ مگر ناکام ہوئے اور مجبوراً مرزا طاہر کو بھی مسلمانوں کا جلسہ سننا پڑا۔ ایک موقع پر مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کی ایک پریس کانفرنس ہوئی جس میں ممبر پارلیمنٹ شوکت علی سودون بھی موجود تھے۔ پریس کانفرنس میں حکومت مورشس سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو اسلام کے نام پر دعوت و تبلیغ سے روکا جائے۔ اس سلسلہ میں ایک اور پارلیمینٹیرین جناب قاسم اتیم کا اسٹار اخبار میں ایک مضمون شائع ہوا۔ جس میں انہوں نے مرزا بشیر الدین کے اقوال نقل کرتے ہوئے لکھا کہ وہ خود اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ ایک فرقہ شمار کرتے ہیں۔ تو پھر قادیانی کیوں دھوکہ دینے کیلئے خود کو مسلمان ظاہر کرنے پر بضد ہیں۔ ان دنوں میرے ہاں بہت سے قادیانی آتے رہے۔ اور مجھ سے جواب لیتے رہے۔ اور جب میں نے ان سے سوالات کئے تو وہ جواب نہ دے سکے۔ اور کہہ کر چلے گئے کہ ہم حضور (مرزا طاہر) سے پوچھیں گے۔ بعض مرزائیوں کو تو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ مباہلہ کا ذکر قرآن مجید میں ہے؟ وہ مجھ سے سورت کا نام اور آیت نمبر پوچھنے لگے۔ جو میں نے بتا دیا۔ چند قادیانیوں نے اس بات پر اصرار کیا کہ مباہلہ کے لئے میں اپنا نام، پتہ، شناختی کارڈ اور فارم پر کر کے دے دوں۔ حضور (مرزا طاہر) گھر بیٹھ کر بددعا کر دیں گے۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ لیکن اپنے حضور سے کہو وقت کا تعین بھی ساتھ کرے۔ کہ اتنے ایام کے اندر مجھ پر عذاب نازل ہو جائے گا اور اگر ایسا نہ ہوا تو پھر مرزا طاہر، اس کا باپ اور اس کا دادا سب جھوٹے ہو جائیں گے۔ قادیانیوں

نے میری یہ بات بھی نہ مانی۔ پھر ایک مرتبہ کہنے لگے کہ ایک فرد سے مباہلہ نہیں ہوتا

علاوہ ازیں اس سے پہلے ہم نے ایک پمفلٹ شائع کیا تھا جس میں قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کی وجوہات، اور ان سے کچھ سوالات بھی کئے گئے تھے۔ مگر قادیانیوں کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ پھر ہم نے چند قادیانی نوجوانوں کی مدد سے وہ پمفلٹ مرزا طاہر تک پہنچا دیا۔ اور قادیانیوں کے ایک پاکستانی مبلغ نے بھی مرزا طاہر سے اس پمفلٹ کے جواب دینے کا مطالبہ کیا۔ مگر تاحال، قادیانی جماعت کے امیر سے جواب نہیں بن پڑا۔ غرضیکہ وہ کسی صورت بھی سامنے نہ آئے۔

بہرحال الحمدللہ مرزا طاہر یہاں چند دن سے زیادہ نہ ٹھہر سکا۔ مسلمانوں نے توقع سے زیادہ قادیانیت سے بیزاری غم و غصہ اور نفرت کا اظہار کیا۔ اور مرزا طاہر ناکام و نامراد واپس لوٹ گیا۔ قادیانیت کے خلاف مسلمانوں میں یہ دینی بیداری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پیدا کی ہے۔ ورنہ اس سے پہلے مسلمانوں میں ایسا جوش و خروش دیکھنے میں نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر دے۔ تمام احباب اور کارکنوں کو سلام۔

جماعت فوت ہونے کی قیمت

حضرت عمر فاروقؓ کی ایک مرتبہ عصر کی نماز جماعت سے فوت ہوگئی تو انہوں نے اس کی تلافی میں ایک باغ جس کی قیمت دو لاکھ درہم تھی صدقہ کر دیا۔

خوشاب کی ڈائری ——— ادریس احمد آزاد، نمائندہ ختم نبوت

خوشاب میں مجاہدین ختم نبوت اُٹھے تو!

ٹورنامنٹ سے قادیانی ایمپائر کھسک گیا۔

۲۰ جنوری (خوشاب) ۱۹۸۹ء آل پاکستان ہاکی ٹورنامنٹ خوشاب میں پاکستان ٹیلی ویژن اور جناح ہاکی کلب خوشاب (المعروف شبان ختم نبوت ہاکی کلب) کے درمیان مقابلہ ہوا۔ میچ شروع ہونے سے پہلے ایک "ظفر" نامی قادیانی ایمپائر کو میچ کی ایمپائرنگ کے لئے مقرر کیا گیا لیکن شبان ختم نبوت کلب نے جس کی رہنمائی خان عبدالستار خان بلوچ کر رہے تھے قادیانی ایمپائر کے زیر سایہ میچ کھیلنے سے انکار کر دیا جس کی وجہ سے چیف آرگنائزنگ سیکرٹری نے مجبور ہو کر ایمپائر کو تبدیلی کے آرڈر دے دیئے اور قادیانی ایمپائر فوری طور پر منہ لٹکائے ہوئے گراؤنڈ سے باہر نکل گیا۔

بڑے بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے وہ نکلا۔

ارشد کمال قادیانی کی شادی میں ہنگامہ ہو گیا۔ وجہ کے مطابق ارشد کمال کے شادی کارڈ پر (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) سورۂ نمل کی آیۃ لکھی گئی تھی۔ شبان ختم نبوت خوشاب نے کارڈ کی اطلاع ملتے ہی ہنگامی اجلاس طلب کر لیا۔ اور ارشد کمال کے خلاف رپورٹ درج کرنے کا پروگرام بنایا۔ سیکرٹری جنرل شبان ختم نبوت حافظ امتیاز الحسن (ایم، اے، بی ایڈ) اور ایس ایچ او کے درمیان اس سلسلہ میں گہرے مذاکرات ہوئے۔ ایس۔ ایچ۔ او تھانہ اس جواز کے تحت پرچہ درج کرنے سے ہچکچاتے رہے کہ بسم اللہ، آیات قرآنی میں شامل نہیں ہے۔ بالآخر حافظ امتیاز الحسن نے قرآن مجید کھول کر ایس۔ ایچ۔ او کی تسلی کروا دی اور ارشد کمال کے خلاف پرچہ درج کر لیا۔ ایس۔ ایچ۔ او نے رپٹ کی درخواست شبان ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں خود آکر وصول کی۔ اور فوری طور پر دولہا کو گرفتار کرنے کے احکامات صادر کر دیئے۔ پولیس کے پہنچنے سے پہلے ہی دولہا بارات کو چھوڑ کر بھاگ گیا اور شہر ہی سے فرار ہو گیا۔

ضلع کچہری جوہر آباد میں آئے دن قادیانی "اور" شبان ختم نبوت کے رضا کار" ایک دوسرے کے روبرو ہوتے رہتے ہیں۔ سولہ جنوری کو ایک کیس کی تاریخ کے سلسلے میں بیسیوں رضا کاروں کے ایک قافلہ کا قادیانیوں سے سامنا ہوا۔ شبان ختم نبوت کے قافلہ کی رہنمائی ڈویژنل صدر قاری سعید احمد اسعد کر رہے تھے۔ آج کل قادیانیوں کے خلاف شبان کے رضا کاروں کی شہادتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ خوشاب کے قادیانی شبان ختم نبوت سے از حد خوفزدہ ہیں کیونکہ ۱۶ جنوری کو شبان کے سابقہ صدر ارشد ضیغم کو قادیانی لیڈر عطاء اللہ بخاری نے درخواست پیش کی کہ وہ خوشاب کی ختم نبوت کے سرپرست جناب قاری سعید

احمد اسعد سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں اور قادیانی مذہب پر تفصیلی بحث کرنا چاہتے ہیں قادیانیوں کے لیڈر نے کہا کہ ان کو جان کا تحفظ دیا جائے تو وہ کسی بھی مقام پر قاری سعید احمد اسعد سے مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہیں مولانا قاری سعید احمد نے مناظرہ اور مباحثہ کا چیلنج فوراً قبول کرلیا۔ اور قادیانیوں کے لیڈر کو جواباً مباہلہ کا چیلنج بھی کر دیا علاوہ ازیں قاری صاحب نے ایک بیان میں بتایا کہ اب قادیانی جماعت خوشاب میں بہت کمزور ہو چکی ہے۔ اور وہ مسلمانوں سے خوفزدہ ہیں۔

محلہ بوبیانوالہ خوشاب میں ایک مرزائی نواز کی "رسم مہندی" میں تین قادیانی رقاصاؤں کو بلایا گیا جو مسلسل دو گھنٹوں سے رقص کر رہی تھیں کہ شبان ختم نبوت کے رضا کاروں کو اطلاع مل گئی اور انہوں نے مرزائی نواز کے گھر کے دروازے پر جا کر "مرزائی نواز مردہ باد" اور "مرزائی کتے ہائے ہائے" کے نعرے لگائے نعروں کی آواز سنتے ہی دونوں قادیانی رقاصائیں مکان کی عقبی کھڑکی سے فرار ہو گئیں۔ واضح رہے کہ یہاں خوشاب کی قادیانی عورتیں رقص کے سلسلہ میں ضلع بھر میں مشہور ہیں اور لوگ انہیں اپنی تقریبات میں رقص کے لئے انگیج کرتے رہتے ہیں۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم فتنہ قادیانیت کی جڑیں اکھاڑ دیں، مولانا قطب الدین

تحفظ ختم نبوت کا سال بھرپور طریقے سے منائیں، مولانا سعید احمد

حضرت مولانا قطب الدین ضلعی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر نے معاشرہ کے ہر طبقہ کے لوگوں سے دردمندانہ اپیل کرتے ہوئے کہا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا میرے بعد تیس دجال کذاب آئیں گے جو جھوٹی نبوت کا دعویٰ کریں گے میں آخری نبی ہوں میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا حضور علیہ السلام کی یہ پیش گوئی پوری ہو رہی ہے مشہور روایت کے مطابق مرزا غلام قادیانی سے پہلے ۲۲ کذاب آچکے ہیں جبکہ بیسواں کذاب مرزا غلام قادیانی تھا مرزا غلام قادیانی سے پہلے جتنے کذاب آئے ان کو اس وقت کی اسلامی حکومتیں اور غیور مسلمان تباہ و برباد کرتے رہے اور اب ہمارا فرض ہے کہ غداران ختم نبوت اور گستاخان رسول اللہ مرزائیوں کے فتنہ کو ختم کریں اس فتنہ کو ختم کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ معاشرہ کے ہر طبقہ کے لوگ مرزائیت کے خلاف سیسہ پلائی دیوار بن جائیں چاروں مکاتب فکر کے علماء تقریر و تحریر کے ذریعہ سے مرزائیوں سے جہاد کریں چاروں مکاتب فکر کے لوگ قادیانیوں کے خلاف متحد ہو جائیں اور قادیانیوں سے مکمل سوشل بائیکاٹ کریں مسلمان ملازم کے لئے ضروری ہے کہ وہ قادیانی ملازم کو ہر قسم کی زک پہنچانے اور اس سے نفرت کو ضروری سمجھے تعلیمی اداروں کے طلباء کا فرض ہے کہ وہ قادیانیوں سے پڑھنے کا نہ صرف انکار کریں بلکہ قادیانی کو تعلیمی ادارے سے نکلوانے کی بھرپور کوشش کریں۔

مولانا سعید احمد ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بہاولنگر نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ختم نبوت کانفرنس لندن مجلس عاملہ ختم نبوت کے فیصلے اور پھر ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد (ربوہ) کے اعلان کے مطابق ۱۹۸۹ء کو ختم نبوت کے سال کے طور پر بھرپور طریقہ سے منایا جائے گا ملک بھر کی طرح ضلع بہاولنگر میں بھی سال ختم نبوت کے پروگراموں کو حتمی شکل دے دی گئی ہے پروگرام کے مطابق مارچ میں ختم نبوت کانفرنس تقریری تحریری مقابلے مختلف موضوعات پر سیمینار۔ ضلع کے ہر شہر میں ختم نبوت کے موضوع پر جلسے کیے جائیں گے ضلع بھر کا تبلیغی دورہ کر کے مرزائیوں کو دعوت اسلام دی جائے گی۔ مرزائیت کے کفریہ عقائد کے عنوان سے اشتہارات شائع کئے جائیں گے ملک بھر کی طرح تحریک چلا کر حکومت پر دباؤ ڈالا جائے گا کہ "انجمن احمدیہ" کو خلاف قانون قرار دے کر پوری جائیداد بحق اسلام ضبط کی جائے اور مرتد کی شرعی سزا سزائے موت نافذ کروانے کے لئے بھی بھرپور طریقے سے تحریک چلائیں گے آخر میں تمام مسلمانوں سے گذارش ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ بھرپور طریقے سے تعاون کریں تاکہ مرزائیوں کو ان کے منطقی انجام تک جلد پہنچایا جا سکے۔

نوشہرہ میں ختم نبوت کی سرگرمیاں

(نوشہرہ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے فیصلے اور اعلان کے مطابق ۱۹۸۹ء کو سال ختم نبوت کے طور پر منانے کے لئے نوشہرہ میں بھی زور و شور سے کام شروع ہے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمان جالندھری صاحب کی ہدایت پر مجلس تحفظ ختم نبوت نوشہرہ کے سرپرست مولانا سراج نعمانی نے علاقے میں متعدد پروگرام منعقد کئے جن میں اجتماعات جمعہ اور اجلاسوں کے پروگرام شامل ہیں مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سرحد کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا نورالحق نوری کی بھرپور توجہ اور محنت سے اب مردان کے بعد نوشہرہ بھی قادیانیت کا قبرستان ثابت ہو گا مولانا نورالحق صاحب نوری نے جامع مسجد نوشہرہ میں نماز جمعہ پر خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ تمام اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر ختم نبوت

کے لئے اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے نماز جمعہ کے بعد نورصاحب نے مشہور سماجی اور سیاسی شخصیت حکیم خلیل احمد افغانی سے ملاقات کی اور ان کی تجویز پر آئندہ جمعہ دوبارہ نوشہرہ آئے اور مسجد قبا میں ختم نبوت کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ مولانا سراج نعمانی ان پروگراموں میں ان کے ساتھ بھر پور شریک رہے ان کے فوراً بعد چند نوجوانوں نے وارڈ نمبر ۳ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذیلی تنظیم کے قیام کا اعلان کیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالرؤف الازہری کو دعوت دی جو انہوں نے قبول فرمالی اور گزشتہ جمعہ نوشہرہ حاضر ہو کر جامع مسجد نوشہرہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات اور اس کے طریق کار پر نماز جمعہ کے اجتماع میں روشنی ڈالی نماز جمعہ کے بعد مولانا ازھری نے ایک خصوصی اجلاس میں بھی تنظیمی ضرورت پر روشنی ڈالی مولانا ازھری نے وارڈ نمبر ۳ کے نومنتخب عہدیداران ختم نبوت کو مبارک باد دی اور اس توقع کا اظہار کیا کہ وہ جس مشن کو اختیار کر رہے ہیں اس مشن کی خاطر اپنی تمام توانائیاں بروئے کار لائیں گے بعد میں مولانا عبدالرؤف ازھری سے مجلس تحفظ ختم نبوت نوشہرہ کے سرپرست مولانا سراج نعمانی اور ناظم اعلیٰ مولانا مختار حسن صاحب نے ملاقات کی اور مقامی مسائل پر مختصراً تبادلۂ خیال کیا۔

سرگودھا میں شبان ختم نبوت کے پروگرام

شبان ختم نبوت سرگودھا کے نوجوانوں نے سال ۸۹ء کو ختم نبوت کے سال کے طور پر منانے کا ایک اہم پروگرام ترتیب دیا ہے اور تمام دنیا کے مسلمان نوجوانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ بھی اپنے ہاں اسی قسم کے پروگرام ترتیب دے کر پورا سال قادیانیوں کے تعاقب میں مصروف ہو جائیں اور حضور ﷺ سے اپنی مکمل وابستگی کا عملی طور پر ثبوت فراہم کریں۔ شبان ختم نبوت سرگودھا کے جیالے مجاہدوں نے اس سال کو اس طرح منانے کا فیصلہ کیا ہے۔

ہر مہینے شہر کی تمام مساجد سے چار مسجدوں میں چھوٹے چھوٹے مقامی پروگرام رکھ دیئے گئے ہیں جہاں قادیانیوں کی غنڈہ گردی اور دیگر ریشہ دوانیوں سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے گا۔ ان کے گندے اور رذیل عقائد لوگوں کے سامنے رکھ کر ان میں ملی غیرت کو اجاگر کیا جائے گا اور ہر مہینے باہر سے کوئی نہ کوئی اہم مقرر منگا کر ایک جلسہ منعقد کیا جائے گا۔ سال میں ۱۲ بڑے جلسوں کا اہتمام کیا جائے گا۔ اور ضرورت پڑنے پر کوئی نہ کوئی احتجاجی جلوس بھی نکالا جائے گا۔ چھوٹے چھوٹے اشتہارات شائع کر کے انہیں ہر گلی اور ہر محلے، ہر گھر میں پہنچایا جائے گا۔ تاکہ گھر گھر مسلمانوں کو بتایا جا سکے کہ قادیانی کس قسم کی غنڈہ گردی میں مبتلا ہیں اور ختم نبوت کی اہمیت کو اجاگر کیا جائیگا۔ اور سرگودھا کے تمام شہر کے محلوں میں لٹریچر پہنچایا جائے گا۔ اور وکلاء حضرات سے باتیں کر کے ان کو ختم نبوت مسئلہ کی اہمیت سے آگاہ کیا جائے گا۔ اہل ثروت دکاندار حضرات کو آمادہ کیا جائے گا۔ کہ محمد رسول اللہ ﷺ تمہارے بھی کچھ لگتے ہیں۔ اپنے طور پر تم بھی لٹریچر چھاپ کر ہر گاہک کو اور ہر مسافر کو پڑھنے کے لیے فراہم کرو۔ تمام شہر ضلع سرگودھا کے تھانوں میں رسالہ ہفت روزہ ختم نبوت فری بھیجنے کا انتظام کیا جائے گا۔ تمام کالج کی لائبریریوں میں رسالہ فراہم کیا جائے گا۔ دیواروں پر ختم نبوت کے مسئلہ سے متعلق چاکنگ کی جائے گی۔ اہم شاہراؤں کے چوکوں پر کپڑے کے بینر لگائے جائیں گے۔ اسٹیشن پر گاڑیوں میں چھوٹے چھوٹے اشتہارات تقسیم کئے جائیں گے۔ سٹیکر ختم نبوت کے مختلف گاڑیوں اور بسوں پر چسپاں کئے جائیں گے۔ دیہات میں جلسوں کے پروگرام تشکیل دیئے جائے گے قادیانیوں کی خلاف قانون حرکات کا سختی سے نوٹس لیا جائے گا ، کالج اور سکولوں کی سطح پر سٹوڈینٹس کی ذہن سازی کی جائے گی اور نوجوانوں کو تیار کر کے ختم نبوت کے مسئلہ پر بولنا سکھایا جائے گا۔

کاش کہ سارے پاکستان میں ختم نبوت یوتھ فورس اور دیگر تنظیمیں متحرک ہو کر اپنے ہاں اس قسم کے پروگرام تشکیل کر کے قادیانیوں پر ثابت کر دیں کہ مسلمانان پاکستان اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک ایک بھی محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کا باغی باقی ہے۔ وما علینا الا البلاغ

قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے، خطیب ربوہ مولانا خدا بخش

ربوہ (نامہ نگار) ۱۹۸۹ء کا سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اعلان کے مطابق بطور ختم نبوت کے منایا جا رہا ہے اس کی ابتداء ربوہ سے ۵ روزہ تبلیغی اجتماعات سے ہوئی خطیب ربوہ مولانا خدا بخش شجاع آبادی اور مناظر اسلام قاضی اللہ یار خان نے ربوہ کے قرب و جوار میں جہاں قادیانیوں کی آبادی ہے مسلمانوں کے عظیم اجتماعات سے خطاب کیا۔ ہر دو حضرات نے ختم نبوت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانیوں کی اندرون ملک و بیرون ملک سازشوں سے عوام کو آگاہ کیا عالمی مجلس کی مسئلہ ختم نبوت کے لئے بین الاقوامی خدمات کو سراہا انہوں نے کہا کہ اب مرزائیت پاکستان

سے باہر بھی رسوا ہو رہی ہے اور قادیانی جماعت کا سربراہ مرزا طاہر لندن میں بھی پریشان ہے کیونکہ مجلس کا وفد وہاں بھی اس کی سازشوں سے پردہ چاک کر رہا ہے مجلس کے دونوں رہنماؤں نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ مولانا محمد علیؒ مولانا لال حسین اخترؒ مولانا محمد حیاتؒ کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان اکابر کی محنت ہے کہ آج پوری دنیا میں ختم نبوت کی آواز پہنچ رہی ہے انہوں نے کہا مجلس ختم نبوت مذہبی جماعت ہے ہم کسی سیاسی جماعت کا آلہ کار نہیں حکومت جو اچھا کام کرے گی اس کو اچھا کہیں گے اور جو غلط کام کریگی اس پر تنقید کریں گے دونوں رہنماؤں نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا کہ چیف سیکرٹری سندھ کنور ادریس کو برطرف کیا جائے ایسے حساس عہدہ پر مرزائی نہیں ہونا چاہیئے۔

اور اس طرح وزیر اعلیٰ پنجاب نواز شریف سے مطالبہ کیا کہ رشید شریف ڈپٹی سیکرٹری فنانس پنجاب قادیانی بنایا گیا ہے اس کو فوراً برطرف کیا جائے انہوں نے کہا بارہ سال سے مسلسل آپ اسلام سے دھوکا کر رہے ہیں اور اب بھی اسلام اسلام پکار رہے ہیں لیکن اتنے بڑے عہدہ پر قادیانی کا تقرر اور اخبار الفضل کو بند نہ کرنا یہ اسلام کی خدمت نہیں ان رہنماؤں نے کہا کہ رشید شریف قادیانی کی جیب میں جیلا ہوا۔ اور چوہدری محمد شریف مبلغ جماعت قادیانی اسرائیل کا لڑکا ہے اس لئے اس کو فوری طور پر برطرف کیا جائے علاقہ کے لوگوں نے عالمی مجلس ختم نبوت کے پروگرام کو سراہا اور ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ مولانا محمد احمد مبلغ رحیم یار خان اور قاری عبدالواحد قدم نے بھی بعض مقامات پر خطاب کیا۔

○

ہزارہ ڈویژن میں تحفظ ختم نبوت کا سال منانے کی تیاریاں

شعبان میں اہم مقامات پر ختم نبوت کانفرنسیں ہوں گی، مولانا عبداللہ خالد

نیو مراد پور (نمائندہ خصوصی) حضرت امیر مرکزیہ مولانا خان محمد صاحب کے حکم اور فیصلہ کے مطابق ۱۹۸۹ء کو سال ختم نبوت کے طور پر منانے اور قادیانیت کے تابوت میں آخری کیل لگانے کی خاطر عالمی مجلس ہزارہ ڈویژن کی سطح پر پروگرام کو آخری شکل دے رہی ہے اس کانفرنس میں حضرت امیر مرکزیہ بھی تشریف لائیں گے اور ان کی صدارت میں اجلاس ہوں گے کندیاں شریف سے واپسی پر حضرت مولانا محمد عبداللہ خالد صاحب نے نمائندہ خصوصی ہفت روزہ ختم نبوت سے بات چیت کرتے ہوئے یہ انکشاف کیا۔ مولانا موصوف اس سلسلہ میں ہزارہ بھر کے علماء کرام سے رابطہ کر رہے ہیں مولانا نے جماعتی کارکنوں اور علماء کرام سے خصوصی اپیل کی ہے کہ وہ شعبان میں مانسہرہ ایبٹ آباد اور ہری پور کی کانفرنس کے سلسلہ میں لوگوں کا ذہن تیار کریں۔ تاریخوں کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لورز کچھل کے راہنماؤں مولانا محمد ظفر اقبال قریشی مولانا سید اسرار الحق شاہ قاری سید محمد شاہ، مولانا عبدالعلیم نے مولانا عبداللہ خالد صاحب کے اقدام کو سراہتے ہوئے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا ان راہنماؤں نے بھی ہزارہ ڈویژن کے غیور مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ عالمی مجلس کے پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں عالمی مجلس لورز کچھل کے راہنماؤں نے مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور دیگر علماء کے کامیاب بیرونی دورے پر انہیں مبارک باد کا پیغام بھی دیا ہے۔

○

قادیانی سلام

ٹانواں علیکم!

ننکانہ صاحب (نامہ نگار) گذشتہ دنوں ایک قادیانی مبلغ کو السلام علیکم بطور شعائر اسلام استعمال کر کے خود کو مسلمان ظاہر کرنے کے جرم میں مقامی پولیس نے ۲۹۸ سی کے تحت مقدمہ درج کر کے گرفتار کر لیا بعد ازاں چوہدری اللہ رشید صاحب مجسٹریٹ درجہ اول نے اس قادیانی مربی کی درخواست ضمانت خارج کر کے ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ بھجوا دیا۔ اس واقعہ پر دیگر قادیانی بھی چوکنا ہو گئے ایک قادیانی طاہر نے ہمارے ایک دوست محمد اکرم کو سلام کیا۔ محمد اکرم صاحب نے اس قادیانی سے پوچھا کہ تم نے کیا کہا ہے؟ قادیانی کو تخیل میں تین سال قید بامشقت نظر آئی تو بھیگی بلی بن کر کہنے لگا کہ میں نے تو آپ کو "ٹانواں علیکم" کہا ہے۔ السلام علیکم نہیں۔ اب ظاہر ہے کہ ٹانواں علیکم مسلمانوں کا سلام نہیں ہے اور اسے استعمال کرنے سے کسی قادیانی کے خلاف مقدمہ بھی درج نہ ہو گا لہٰذا اب قادیانیوں نے سلام کے طور پر ٹانواں علیکم کہنا شروع کر دیا۔

لانڈھی میں جلسۂ ختم نبوت،

گذشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ لانڈھی کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حلقہ نمبر ۹۵ کے ایم پی اے سندھ اسمبلی خواجہ محمد صاحب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ لانڈھی کے سرپرست مولانا محمد عمر فاروقی نے خطاب کرتے ہوئے ختم نبوت کے مسئلہ پر روشنی ڈالی جلسہ سے ختم نبوت حلقہ لانڈھی کے جنرل سیکرٹری ولی اللہ شاہ ہمدانی اور محمد ایوب صاحب نے بھی تقریر کی۔

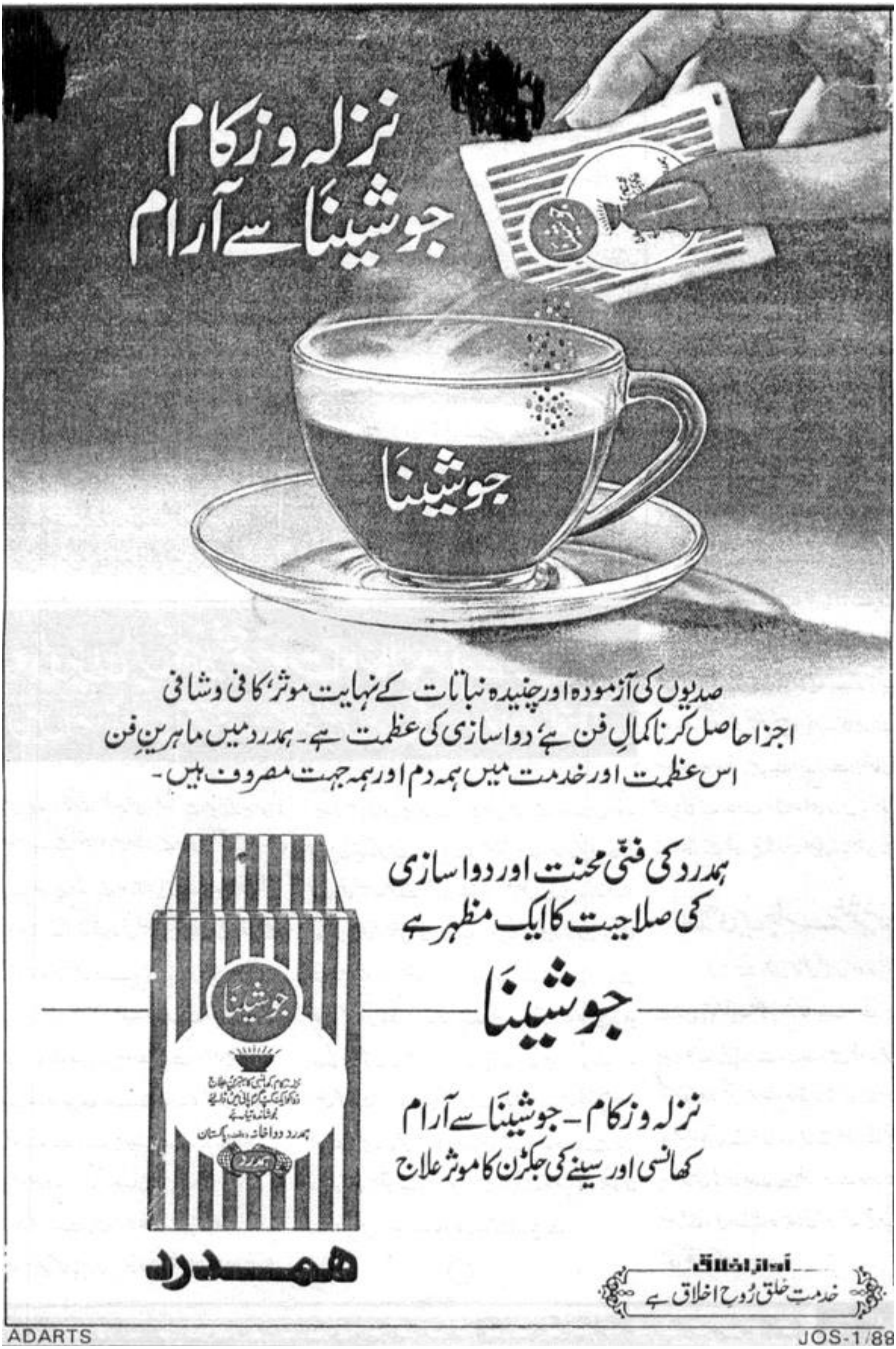
نزلہ وزکام
جوشینا سے آرام
جوشینا
صدیوں کی آزمودہ اور چنیدہ نباتات کے نہایت موثر، کافی وشافی
اجزا حاصل کرنا کمالِ فن ہے، دواسازی کی عظمت ہے۔ ہمدرد میں ماہرینِ فن
اس عظمت اور خدمت میں ہمہ دم اور ہمہ جہت مصروف ہیں۔
ہمدرد کی فنّی محنت اور دواسازی
کی صلاحیت کا ایک مظہر ہے
جوشینا
نزلہ وزکام — جوشینا سے آرام
کھانسی اور سینے کی جکڑن کا موثر علاج
ہمدرد
آوازِ اخلاق
خدمت خلق رُوحِ اخلاق ہے
ADARTS
JOS-1/88

بقیہ : اکابر کا علمی انہماک

کو دیکھتا ہوں کہ وہ جو سلے چپکے سے جیب میں رکھ لیتے ہیں۔ اور اولاد کی اولاد کو دیکھتا ہوں تو وہ بجائے چپکے سے لینے سے وندنا کر لیتی ہے ہیں تو بسا اوقات کہہ دیتا ہوں کہ میرے باپ کا دودھ نہ ہوا ورنہ چھٹی کا دودھ یاد آجاتا۔

جدید ملفوظات حضرت تھانوی میں لکھا ہے کہ فرمایا مولوی محمد وکیل الٰہ آبادی کا قصہ میرے ایک دوست نے سنایا۔ کہ میں ایک دفعہ ان کے یہاں مہمان تھا۔ میں نے ایک روز دیکھا کہ ان کے چھوٹے چھوٹے بچے ہنستے کھیلتے بہکتے پھرتے ہیں آپا جی ہمارے یہاں آج شیخ جی آئے اور اس روز کھانے میں بہت دیر ہوگئی۔ انہوں نے سمجھا کہ شیخ جی کوئی بڑے آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے لیے اچھے اچھے کھانے پکا رہے ہیں اسی وجہ سے کھانا آنے میں دیر ہوگئی۔ جب دیر ہوگئی اور کھانے کا وقت گزر گیا تو میں نے کسی سے پوچھا کہ بھائی شیخ جی کون ہیں اور اب تک دکھائی نہیں دیئے لوگوں نے کہا کہ آج ان کے یہاں فاقہ ہے، بچے اس کو شیخ جی کے لقب سے یاد کر کے خوش ہو رہے ہیں۔ ہمارے حضرت نے فرمایا کہ بزرگوں کی اولاد میں بھی اثر ہوتا ہے۔ خواہ خود بزرگ نہ ہوں۔ یہ وکیل صاحب بزرگ زادہ تھے۔

(جدید ملفوظات صہ ۲۱)

یہ قصہ میں نے اس واسطے لکھوایا کہ حضرت گنگوہی قدس سرہ کا اثر صاحبزادی میں اور اس سیہ کار میں اپنے باپ کا اثر تھا۔ ورنہ میں خود نااہل ہوں اس لیے اولاد میں میرا اثر ہوا۔

تذکرۃ الرشید میں لکھا ہے کہ بدعتیوں سے ہمیشہ پرہیز کرنا چاہیئے۔ پاس جانا بھی بہتر نہیں۔

تذکرۃ الرشید صہ ۲۴۵

اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کی احادیث میں کثرت سے فرمایا کہ جو اس کی خبر سنے دور رہے پاس کو نہ جائے۔ علی میاں نے جو ملفوظات حضرت شاہ یعقوب صاحب مجددی بھوپالی کے نقل کئے ہیں اس میں حضرت شاہ صاحب کا ارشاد نقل کیا ہے کہ آدمی جس ماحول میں رہتا ہے عموماً اس میں رنگ جاتا ہے اس کا ذہن اور دل و دماغ اسی میں چلتا ہے اور سارے اعضاء اس سے مانوس ہو جاتے ہیں وہ جب دوسرے ماحول میں جاتا ہے تو بڑی اجنبیت محسوس کرتا ہے۔

حضرت مجدد صاحب نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں کہ ایک چمڑہ پکانے والے کا لڑکا چمڑے دار ماحول سے اتنا متاثر تھا کہ ایک بار وہ عطر کی دوکان سے گزرا تو عطر کی خوشبو کا متحمل نہ ہوسکا۔ اور بیہوش ہو کر گر پڑا جب باپ نے پرانے چمڑے کو سونگھایا تو ہوش آیا۔ یہی آج کل کے گندے ماحول کا ہے کہ اس ماحول میں پرورش پانے والا اچھے اور صالح ماحول میں گھٹن محسوس کرتا ہے۔ اور وہ ماحول اس کے ذہن و دماغ پر بوجھ معلوم ہوتا ہے۔

(صحبتے با اہل دل صہ ۳۲۰، آپ بیتی ۱۰۳/۲)

طبّی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختم نبوۃ

سابقہ : چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

ھوالشافی ــــ افتخار الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کریں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقات مطب

موسم گرما ۲ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء موسم سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی فون ۵۵۱۶۷۵

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-165

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت کے زیرِ اہتمام دفترِ مرکزیہ ملتان میں

سالانہ ردِّ قادیانیت کورس
پندرہ روزہ

مورخہ ۱۵ تا ۳۰ شعبان المعظم ۱۴۰۹ھ

- عالمی مجلس کے دار المبلغین میں ہر سال انہی تاریخوں میں سالانہ ردِ قادیانیت کورس ہوتا ہے جس میں ختمِ نبوت، حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام، کذبِ مرزا قادیانی، اس محاذ پر ہماری ذمہ داریاں اور ان کے تقاضے مرزائیوں کے سوالات کے جوابات جیسے اہم مضامین پر محاذِ ختمِ نبوت کے قائدین، سکالرز، علماءِ کرام اور مفکرین حضرات لیکچر دیتے ہیں۔
- اس دار المبلغین سے آج تک ہزارہا افراد نے فیض حاصل کیا۔
- اس دار المبلغین نے قادیانیت کے احتساب کیلئے ایسا آہنی شکنجہ تیار کیا جس سے پوری دنیا میں قادیانیت بلبلا اٹھی۔
- اس کورس میں علماءِ کرام، خطیب حضرات، دینی مدارس کے فضلاء و منتہی طلباء، یونیورسٹیز، کالجز اور سکولز کے طلباء، ٹیچرز، غرضیکہ تمام خواہشمند حضرات کو اُن کی لیاقت کے مطابق شریک ہونے کا موقع دیا جاتا ہے۔
- شرکاءِ کورس کی رہائش، خوراک دفتر کے ذمّہ ہوگی، البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا ہوگا۔
- سادہ کاغذ پر درخواست مع کوائف آج ہی بھجوائیں۔ مقامی جماعتیں خصوصی دلچسپی لے کر اس کو کامیاب بنائیں۔

الداعی الی الخیر

عزیز الرحمٰن جالندھری ناظمِ اعلیٰ عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون ۴۰۹۷۸